ندائے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

مجدد برحق امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی

برکاتی پبلشرز
چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی

Marfat.com

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انوار الانتباہ

فی حلّ ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

از

مجدّد برحق امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بحرالعلوم مفتی عبد المنّان صاحب اعظمی

اسلامی کتب خانہ
اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

ناشر

برکاتی پبلشرز

۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر ۲

Marfat.com

نام کتاب ـــــ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مصنّف ـــــ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ
مفتی عبدالمنّان صاحب
ناشر ـــــ برکاتی پبلشرز،
تصیح ـــــ مولانا محمد اعظم سعیدی صاحب
صفحات ـــــ ۷۲
طباعت ـــــ بار دوم ، جون ۱۹۸۸ء
قیمت ـــــ Rs 8.25

تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

شارع مفتی خلیل خان نزد ہوم اسٹیڈ ہال حیدرآباد

ضیاء الدین پبلی کیشنز

جی کے ۴/۱۷ نزد شہید مسجد کھارادر کراچی فون ۲۳۰۳۹۵

Marfat.com

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنّت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوہر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیر نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیا ٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۳۵ - کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو - (آن ڈیکوریشن) - میٹھا در - کراچی

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرضِ ناشر	
۲	فہرست مضامین	
۳	استفتار	۲
۴	الجواب	۲
۵	امام احمد رضا بریلوی کا غیر مطبوعہ مکتوب	۲۹
۶	پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا رابطہ	۳۴
۷	شرک نظر آیا	۳۵
۸	ندار وخطاب کا اصُول	۳۵
۹	عام الرماد میں فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ کا خط	۳۶
۱۰	ریڈیو اور ندائے غیر اللہ	۳۶
۱۱	فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ کی ندائے غائبانہ	۳۷
۱۲	غوث پاک کا صدائے غائبانہ سُننا اور مدد کو پہنچنا	۳۸
۱۳	اس عالم کی آواز برزخ میں پہنچتی ہے	۴۰
۱۴	حضور علیہ الصلاۃ والسلام سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں	۴۰
۱۵	حضور علیہ اسلام تک درود وسلام پہنچائے جاتے ہیں	۴۱
۱۶	پاس والوں کا سلام خود سنتے ہیں۔	۴۲
۱۷	اہل محبت کا سلام حضور علیہ السلام خود سنتے ہیں	۴۳
۱۸	ندائے یا رسول اللہ نصوص کی روشنی میں	۴۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۹	ندائے مطلق	۴۵
۲۰	ایک شبہہ کا ازالہ	۴۹
۲۱	ندائے مطلق احادیث کریمہ کی روشنی میں	۵۱
۲۲	ایک شبہہ کا ازالہ	۵۱
۲۳	عہد رسالت میں قریب سے ندائے یارسول اللہ	۵۳
۲۴	عہد رسالت میں دُور سے صدائے یارسول اللہ	۵۴
۲۵	بعد وصال قبر انور کے پاس خطاب	۵۶
۲۶	بعد وصال دور سے خطاب	۵۹
۲۷	ندائے یارسول اللہ کا تاریخی تسلسل	۶۳
۲۸	عہد صحابہ میں ندائے یارسول اللہ	۶۴
۲۹	وصال کے بعد ایک اعرابی نے مزار پرانوار پر کھڑے ہو کر عرض کیا	۶۵
۳۰	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ آپ کے دور فراق میں کہتی ہیں	۶۵
۳۱	دربار رسالت کے سرکاری شاعر دکھ و فراق میں کہتے ہیں۔	۶۵
۳۲	عہد تابعین میں ندائے یارسول اللہ	۶۶
۳۳	حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں۔	۶۷
۳۴	عہد تبع تابعین میں ندائے یارسول اللہ	۶۷
۳۵	عہد مابعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ندائے یارسول اللہ	۶۹
۳۶	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔	۶۹
۳۷	عارف باللہ عالم حق آگاہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں	۶۹
۳۸	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں	۷۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحّد مسلمان جو خدا کو خدا
اور رسول کو رسول جانتا ہے، نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرتا اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ
یا اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللہِ کہا کرتا ہے، یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور
جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بَیِّنُوْا بِالْکِتَابِ
تُوْجَرُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی
وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اُولِی الصِّدْقِ وَالصَّفَا

الجواب

کلماتِ مذکورہ بے شک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ
جاہل یا ضال مُضِل، جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل دیکھنی ہو شفاء السقام
امام علام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی سبکی و مواہبِ لدنیہ امام احمد
قسطلانی شارح صحیح بخاری و شرح مواہب علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ فاسی
و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، علامہ علی قاری و لمعات و اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ و جذب القلوب
الیٰ دیار المحبوب و مدارج النبوۃ، تصانیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی و افضل القر

Marfat.com

شرح ام القریٰ امام ابنِ حجر مکی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاھلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں فقیر بقدرِ ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے۔ حدیث صحیح مذیّل بطراز گرانبہائے تصحیح جسے امامِ نسائی و امامِ ترمذی و ابنِ ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابنِ خزیمہ و امام ابو القاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرطِ بخاری و مسلم صحیح کہا اور امام عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے ان کی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا جس میں حضورِ اقدس سیّدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ [1]

"الٰہی! میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں، یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو، الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔"

---

[1] ابو عیسےٰ ترمذی ؛ ترمذی شریف مطبع امین کمپنی اردو بازار دہلی ج۲ ص ۱۹۷
محمد بن یزید قزوینی ؛ ابنِ ماجہ شریف احیاء التراث العربی ج۱ ص ۴۴۱
امام حاکم ؛ مستدرک دار الفکر بیروت ج۱ ص ۵۱۹
ابو بکر محمد بن اسحٰق ؛ صحیح ابنِ خزیمہ ج۲ ص ۲۲۶

Marfat.com

امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے:۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ حَاجَةٍ لَّهٗ وَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ حَاجَتِهٖ فَلَقِيَ عُثْمٰنَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِئْتِ الْمِيْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَيَقْضِيْ حَاجَتِيْ وَتَذْكُرُ حَاجَتَكَ وَرُحْ اِلَيَّ حَتّٰى اَرُوْحَ مَعَكَ۔

فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهٗ ثُمَّ اَتٰى بَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى اَخَذَهٗ بِيَدِهٖ فَاَدْخَلَهٗ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَجْلَسَهٗ مَعَهٗ عَلَى الطِّنْفِسَةِ وَقَالَ مَا حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهٗ فَقَضَاهَا ثُمَّ قَالَ مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ حَتّٰى كَانَتْ هٰذِهِ السَّاعَةُ وَقَالَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْتِنَا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مَا كَانَ يَنْظُرُ فِيْ حَاجَتِيْ وَلَا يَلْتَفِتُ اِلَيَّ حَتّٰى كَلَّمْتَهٗ فِيَّ فَقَالَ عُثْمٰنُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهٗ وَلٰكِنْ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ ضَرِيْرٌ فَشَكَا اِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ الْمِيْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

Marfat.com

اُدْعُ بِهٰذِهِ الدَّعْوَاتِ فَقَالَ عُثْمٰنُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَاللّٰہِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِیْثُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْنَا الرَّجُلُ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضُرٌّ قَطُّ[۱]

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے، اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ: الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یا رسول اللہ! میں حضور کے توسّل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت ذکر کر، پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں۔

حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لا اقل کبار تابعین سے تھے) یوہیں کیا، پھر آستانِ خلافت پر حاضر ہوتے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا، مطلب پوچھا، عرض کیا، فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔

یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[۱] امام طبرانی : معجم صغیر ص ۱۰۳

Marfat.com

ملے اور کہا اللہ تعالے تمہیں جزائے خیر دے۔ امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی، عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سیدِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا، حضور کی خدمتِ اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی، حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے، خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا"

امامِ طبرانی پھر امامِ منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح، امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابنِ بشکوال روایت کرتے ہیں:۔

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خَدِرَتْ رِجْلُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہُ فَانْتَشَرَتْ

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا انہیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، حضرت نے باآوازِ بلند کہا یا محمداہ! فوراً پاؤں کھل گیا"

امامِ نووی شارحِ صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالے نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس

لہ محمد بن اسماعیل بخاری ؛ کتاب الادب المفرد مطبوعہ مکتبہ ص ۲۵۰

عہ ولفظ البخاری ص۱۹۳ خدرت رجل ابن عمر فقال لہ رجل ذکر احب الناس الیک فقال یا محمد ا ۱۲ م

Marfat.com

رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس کسی آدمی کا پاؤں سو گیا تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا تو اس شخص کو یاد کر جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، تو اس نے یا محمداہ کہا، اچھا ہو گیا۔[1] اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہلِ مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔

علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :-

هٰذَا مِمَّا تَعَاهَدَهٗ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ[2] [عـه]

حضرتِ بلال بن الحارث مزنی سے قحطِ عام الرمادہ میں کہ بعد خلافتِ فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا، ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں، کوئی بکری ذبح کیجئے، فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اصرار کیا، آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی، یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ندا کی یا محمداہ! پھر حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذَکَرَهٗ فِی الْکَامِلِ[3]

6 امام مجتہد فقیہ اجل عبد الرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے اور اجلۂ تبع تابعین و اکابر ائمۂ مجتہدین سے ہیں، سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا محمد یا منصور! اور ظاہر ہے کہ اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ۔ [حـه]

---

[1] امام نووی : کتاب الاذکار مطبع مکتبہ دار التعاون، مکہ ص ۱۳۵

[2] شہاب الدین خفاجی ، نسیم الریاض دار الفکر، بیروت ج ۳ ص ۳۵۵ ۔

[3] ابن اثیر : تاریخ کامل دار الصادر، بیروت ج ۲ ص ۵۵٦

عـه (ترجمہ) یا محمداہ کہنا اہلِ مدینہ کا معمول تھا۔ حـه قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے۔

Marfat.com

ہشیم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں، انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں:-

رَأَيْتُهُ وَعَلٰى رَأْسِهٖ قَلَنْسُوَةٌ أَطْوَلُ مِنْ ذِرَاعٍ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا مُحَمَّدٌ يَا مَنْصُوْرُ ذَكَرَهٗ فِيْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَغَيْرِهٖ[1]

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے :-

سُئِلَ عَمَّا يَقَعُ مِنَ الْعَامَّةِ مِنْ قَوْلِهِمْ عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا شَيْخَ فُلَانٍ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْتِغَاثَةِ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ وَهَلْ لِلْمَشَائِخِ اِغَاثَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ اَمْ لَا فَاَجَابَ بِمَا نَصُّهٗ اَنَّ الْاِسْتِغَاثَةَ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ الصَّالِحِيْنَ جَائِزَةٌ وَلِلْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ اِغَاثَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ الخ[2]

یعنی ان سے استفسار ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے فریاد کرتے اور یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین و اولیاء و علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔"

علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب دُرِّ مختار فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں:-

قَوْلُهُمْ يَا شَيْخ عَبْدَ الْقَادِرِ نِدَاءٌ فَمَا الْمُوْجِبُ

---

[1] ابو عبد اللہ محمد بن احمد : میزان الاعتدال دار المعرفۃ للطباعۃ، بیروت ج ۲ ص ۵۷۴

[1] (ترجمہ) میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ بھر لمبی ٹوپی رکھتے تھے جس میں لکھا تھا "محمد یا منصور"۔

[2] الشیخ حسن العدوی الحمزاوی : مشارق الانوار (المکتبۃ الشرفیہ، مصر) ص ۵۹

لِحُرْمَتِہٖ۔ ؎

" لوگوں کا کہنا کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک ندا ہے، پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے؟ "

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:۔

سُئِلْتُ عَمَّنْ یَقُوْلُ فِیْ حَالِ الشَّدَائِدِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ یَا عَلِیُّ اَوْ یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ مَثَلًا ھَلْ ھُوَ جَائِزٌ شَرْعًا اَمْ لَا؟ اَجَبْتُ نَعَمْ اَلْاِسْتِغَاثَۃُ بِالْاَوْلِیَاءِ وَنِدَاؤُھُمْ وَالتَّوَسُّلُ بِھِمْ اَمْرٌ مَشْرُوْعٌ وَشَیْءٌ مَرْغُوْبٌ لَا یُنْکِرُہٗ اِلَّا مُکَابِرٌ اَوْ مُعَانِدٌ وَقَدْ حُرِمَ بَرَکَۃَ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ الخ

یعنی " مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یا رسول اللہ یا یا علی یا یا شیخ عبدالقادر مثلاً، آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں، اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحبِ عناد اور بے شک وہ اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔ "

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیاءِ عظام کا عظیم الشان واقعہ بسندِ مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سوارانِ دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے:۔

فَاَسَرَہُمُ الرُّوْمُ مَرَّۃً فَقَالَ لَھُمُ الْمَلِکُ اِنِّیْ اَجْعَلُ فِیْکُمْ

؎ علامہ خیرالدین رملی: فتاوٰے خیریہ (مطبوعہ ارگ بازار قندھار، افغانستان) جـ ۲ ص ۲۸۲

Marfat.com

الْمُلْكَ وَاُزَوِّجُكُمْ بَنَاتِيْ وَتَدْخُلُوْنَ فِي النَّصْرَانِيَّةِ فَأَبَوْا وَقَالُوْا يَا مُحَمَّدَاهْ۔

یعنی "ایک بار نصارائے روم انہیں قید کر کے لے گئے، بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دونگا تم نصرانی ہو جاؤ، انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمّداہ"

بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اُس میں ڈال دیا، تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا، وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں اُن کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے، انہوں نے حال پوچھا، فرمایا:

مَا كَانَتْ اِلَّا الْغَطْسَةُ الَّتِيْ رَأَيْتَ حَتّٰى خَرَجْنَا فِي الْفِرْدَوْسِ۔

"بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا، اس کے بعد ہم جنّتِ اعلیٰ میں تھے"

امام فرماتے ہیں:-

كَانُوْا مَشْهُوْرِيْنَ بِذٰلِكَ مَعْرُوْفِيْنَ بِالشَّامِ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ

"یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور اُن کا یہ واقعہ معروف"

پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے از انجملہ یہ بیت ہے ؎

سَيُعْطِي الصَّادِقِيْنَ بِفَضْلِ صِدْقٍ
نَجَاةً فِي الْحَيٰوةِ وَفِي الْمَمَاتِ[1]

---

[1] جلال الدین سیوطی، امام: شرح الصدور مطبوعہ خلافت اکیڈمی، سوات ص ۸۹، ۹۰
(بحوالہ عیون الحکایات)

Marfat.com

"قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو اُن کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔"

یہ واقعہ عجیب نفیس و روح پرور ہے، میں بخیالِ تطویل اسے مختصر کر گیا، تمام و [کمال] امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے مَنْ شَآءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ، یہاں مقصود [اس ق]در ہے کہ مصیبت میں یارسول اللہ! کہنا اگر شرک ہے تو مشرک کی مغفرت و شہادت [...]ں اور جنت الفردوس میں جگہ پانی، کیا معنے اور ان کی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر [...]ل؛ اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت و ولایت کس وجہ [...]سلم رکھی اور وہ مردانِ خدا خود بھی سلفِ صالح میں تھے کہ واقعہ شہر طرسوس کی آبادی [...] پہلے کا ہے کَمَا ذَكَرَهٗ فِي الرِّوَايَةِ نَفْسِهَا اور طرسوس ایک ثغر ہے یعنی [...] الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید نے آباد کیا کَمَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ [تار]یخ الخلفاء [1]

ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی [نہ] تھے لا اقل تبع تابعین سے تھے وَاللّٰهُ الْهَادِيْ۔

حضور پرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

مَنِ اسْتَغَاثَ بِيْ فِيْ كُرْبَةٍ كُشِفَتْ عَنْهُ وَمَنْ نَادٰى بِاسْمِيْ فِيْ شِدَّةٍ فُرِّجَتْ عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِيْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهٗ وَمَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَذْكُرُنِيْ ثُمَّ يَخْطُوْ اِلٰى جِهَةِ الْعِرَاقِ اِحْدٰى عَشَرَةَ خُطْوَةً يَذْكُرُ

---

[1] [...] سیوطی فرماتے ہیں طرسوس کی تعمیر ابو سلیم نے کی۔ شرح الصدور، عربی، ص ۸۹ ۔ ۲ قادری

Marfat.com

فِيْهَا اِسْمِيْ وَيَذْكُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّهَا تُقْضٰى بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

یعنی "جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسّل کرے وہ حاجت بر آئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے، پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے، اُن میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے، اُس کی وہ حاجت روا ہو اللہ کے اذن سے۔"

اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی و امام عبد اللہ بن اسعد یافعی مکی، مولانا علی قاری مکی صاحبِ مرقاۃ شرحِ مشکوٰۃ و مولٰنا ابو المعالی محمد مسلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اپنی تصانیفِ جلیلہ بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاخر و نزہۃ الخاطر و تحفۂ قادریہ و زبدۃ الآثار وغیرہا میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نقل و روایت فرماتے ہیں۔

یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنفِ بہجۃ الاسرار شریف، اعاظمِ علماء و ائمۂ قرات و اکابر اولیاء و ساداتِ طریقت سے ہیں، حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں، امامِ اجل حضرتِ ابو صالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا، انہوں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہ سے انہوں نے اپنے والدِ ماجد حضور پُر نور سیّد السادات غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں۔ یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور

سلہ امام ابو الحسن نور الدین علی: بہجۃ الاسرار مطبوعہ مکتبہ مصطفےٰ البابی مصر ص ۱۰۲

Marfat.com

ہے اور اُس کے مصنف علمائے قرارت سے عالمِ معروف و مشہور اور ان کے احوال[1] شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور ہے[2]

امام شمس الدین ذہبی کہ علمِ حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اُس جناب کی مجلسِ درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کے مدائح لکھے۔

امام محدث محمد بن محمد بن الجزری مصنفِ حصن حصین اُس جناب کے سلسلۂ تلامذہ میں ہیں، انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اُس کی سند و اجازت حاصل کی[3]

ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز مبارک کا دلائلِ شرعیہ و اقوال و افعالِ علماء و اولیاء سے ثبوتِ جلیل فقیر غفر اللہ تعالٰے لہٗ کے رسالہ " اَنْہَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلٰوۃِ الْاَسْرَار " میں ہے فَعَلَیْکَ بِہَا تَجِدْ فِیْہَا مَا یَشْفِی الصُّدُوْرَ وَ یَکْشِفُ الْعَمٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں:-

" سیدی محمد عمری رضی اللہ تعالٰے عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جاتے تھے، ان کے جانور کا پاؤں پھسلا، بآواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری ، اُدھر ابن عمر حاکمِ صعید کو بحکم سلطان بحقیق قید کئے لئے جاتے تھے، ابنِ عمر نے فقیر کا ندا کرنا سُنا، پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں ؟ کہا

---

[1] امام جلال الدین سیوطی نے ان جناب کو الامام الاوحد لکھا، یعنی امام یکتا بے نظیر ۱۲ منہ

[2] عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق ، زبدۃ الآثار ، فارسی (بمبئی ۱۳۰۴ھ) ص ۲

[3] ایضاً : ص ۳

Marfat.com

میرے شیخ، کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یَا سَیِّدِیْ مُحَمَّدُ یَا غَمْرِیْ اَدْرِکْنِیْ اے میرے سردار اے محمد غمری مجھ پر نظرِ عنایت کرو، ان کا یہ کہنا کہ حضرت سیّدی محمد غمری رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی، مجبورانہ ابنِ عمر کو خلعت دیکر رخصت کیا۔"[1]

اُسی میں ہے:

"سیّدی شمس الدّین محمد حنفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے حجرۂ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اُس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی، دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے، جب تک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدّت کے بعد ملکِ شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالےٰ حضرت کو جزائے خیر دے، جب چور میرے سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیّدی محمد یا حنفی! اُسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اُس کے سینہ پر لگی کہ غش کھا کر اُلٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکت حضرت اللہ عزّ وجلّ نے نجات بخشی"[1]

اُسی میں ہے:-

" ولیِ ممدوح قدس سرہ کی زوجۂ مقدسہ بیماری سے قریبِ مرگ ہوئیں تو وہ یوں ندا کرتی تھیں یَا سَیِّدِیْ اَحْمَدُ یَا بَدَوِیُّ خَاطِرُکَ مَعِیْ اے میرے سردار اے احمد بدوی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے، ایک دن حضرت سیّدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے

---

[1] عبدالوہاب شعرانی امام: طبقات الکبرٰی مطبوعہ مکتبہ مصطفےٰ البابی، مصر ج ۲ ص ۹۴

فریاد کرے گی، تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحبِ تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولیٔ کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے، یوں کہہ یا سیّدی محمد یا حنفی! کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ اُن بی بی نے یونہی کہا، صبح کو خاصی تندرست اُٹھیں، گویا کبھی مرض نہ تھا" [۱]

اسی میں ہے حضرتِ ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرضِ موت میں فرماتے تھے:۔

"مَنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ فَلْیَأْتِ اِلٰی قَبْرِیْ وَ یَطْلُبُ حَاجَتَہٗ اَقْضِہَا لَہٗ فَاِنَّ مَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ غَیْرُ ذِرَاعٍ مِّنْ تُرَابٍ وَکُلُّ رَجُلٍ یَحْجُبُہٗ عَنْ اَصْحَابِہٖ ذِرَاعٌ مِّنْ تُرَابٍ فَلَیْسَ بِرَجُلٍ" [۲]

"جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے، میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کاہے کا؟"

اسی طرح حضرت سیّدی محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوالِ شریفہ میں لکھا:۔

کَانَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمُتَصَرِّفِیْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ فَمَنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ فَلْیَأْتِ اِلٰی قُبَالَۃِ وَجْہِیْ وَیَذْکُرُہَا لِیْ اَقْضِہَا لَہٗ [۳]

---

[۱] عبدالوہاب شعرانی، امام: طبقات الکبرٰے ج ۲ ص ۹۴

[۲] ایضاً، ص ۹۶

[۳] ایضاً، ص ۱۰۵

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے "میں اُن میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرُّف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرۂ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں رُوا فرما دوں گا۔"

اُسی میں ہے :-

"مروی ہوا ایک بار حضرت سیّدی مدینؔ بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلادِ مشرق کی طرف پھینکی، سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی، انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیّدی مدین کا نام معلوم نہ تھا، یوں ندا کی یَا شَیْخَ اَبِیْ لَاحِظْنِیْ ! اے میرے باپ کے پیر مجھے بچائیے۔ یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی، لڑکی نے نجات پائی، وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے [1]

اسی میں سیّدی موسےٰ ابوعمران رحمہ اللہ تعالےٰ کے ذکر میں لکھتے ہیں :-

كَانَ إِذَا نَادَاهُ مُرِيدُهُ أَجَابَهُ مِنْ مَسِيرَةِ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ [2]

"جب ان کا مرید جہاں کہیں سے اُنہیں ندا کرتا، جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے بھی زائد۔"

حضرت شیخ محقّق مولانا عبدالحق محدّث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر

---

[1] عبدالوہاب شعرانی، امام: طبقات الکبرٰی ج۲ ص ۱۰۲

[2] ایضاً ج۲ ص ۲۱

Marfat.com

دیکھو ضیاء القلوب از حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ

مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاؤ الحق والدین ابن ابراہیم وعطاء اللہ الانصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالۂ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں :-

" ذکرِ کشفِ ارواح یا احمد یا محمد! درو دو طریق ست، یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد را در چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ! طریقِ دوم آنست کہ یا احمد را در راستا گوید و چپا یا محمد و در دل دہم کند یا مصطفےٰ۔ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود دیگر اسمائے ملئکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل، یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی، دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرفِ ندا را از دل بکشد طرف راستا بُرد و لفظ شیخ را در دل ضرب کند" لہ

حضرت سیدی نور الدین عبد الرحمٰن مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریبِ انتقال ارشاد فرمایا :-

" از رفتنِ من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمہ اللہ تعالےٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روحِ شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالےٰ تجلّی کردہ مرشدِ او شد"

اور فرمایا :-

" در ہر حالتے کہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا مُمِدّ باشم در ہر لباسے کہ باشم"

اور فرمایا : " در عالم مارا دو تعلق ست یکے بہ بدن و یکے بشما و چوں بعنایتِ حق سبحانہ

Marfat.com

ولعلے فرد و مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روئے نماید آں تعلق نیز از آں شما خواہد بود"[1]

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں :۔

وَصَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ
وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبٍ
وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجٰى لِكَشْفِ رَزِيَّةٍ
وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ
وَاَنْتَ مُجِيْرِيْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ
اِذَا اَنْشَبَتْ فِي الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبِ

اور خود اس کی شرح و ترجمہ میں کہتے ہیں :۔

"(فصل یازدہم) در ابتہال بجناب آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالےٰ اے بہترین خلقِ خدا! واے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود! اے بہترین عطا کنندہ واے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد برائے ازالۂ مصیبتے واے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باراں! بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتے کہ بخلاند در دل بدترین چنگال ہا۔"[2]

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں :۔

"ذکر بعض حوادثِ زماں کہ دراں حوادث لابدست از استمداد بروح آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔"[3]

اسی کی فصلِ اوّل میں لکھتے ہیں :۔

"بہ نظرم نے آید مرا مگر آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن

---

[1] عبد الرحمٰن جامی، مولانا : نفحات الانس (اردو) مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی ص ۲۰۳
[2] ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ : اطیب النغم (مجتبائی دہلی) ص ۲۲
[3] ایضاً : ص ۲

Marfat.com

اندوہگین ست در ہر شدتے [1]

یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ؎

يُنَادِي ضَارِعًا بِخُضُوعِ قَلْبٍ ۔۔۔ وَذُلٍّ وَّابْتِهَالٍ وَّالْتِجَاءِ

رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْبَرَايَا ۔۔۔ نَوَالَكَ اَبْتَغِيْ يَوْمَ الْقَضَاءِ

اِذَا مَا حَلَّ خَطْبٌ مُّدْلَهِمٌّ ۔۔۔ فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

اِلَيْكَ تَوَجُّهِيْ وَبِكَ اسْتِنَادِيْ ۔۔۔ وَفِيْكَ مَطَامِعِيْ وَبِكَ ارْتِجَائِيْ

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں :-

"(فصل ششم) در مخاطبہ بجناب عالی علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات و التسلیمات، ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بے قدری خود بہ اخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائے ترا مے خواہم روز فیصل کردن، وقتے کہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من و بتست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من اھ ملخصاً" [2]

یہی شاہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک

---

[1] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی : اطیب النغم ۔۔۔ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۔۔۔ ص ۴

[2] ایضاً : ۔۔۔ مطبع مجتبائی ۔۔۔ ص ۲۲

[3] نوٹ : الانتباہ دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصہ میں سلاسل طریقت بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے حصہ میں فقہ و حدیث کی اسنادیں بیان کی گئی ہیں، دوسرا حصہ مکتبہ سلفیہ، لاہور نے وصاف النبیہ کے نام سے شائع کیا تھا، ناشر نے مقدمہ میں تصریح کی ہے کہ اس حصہ کا ایک باب نہیں مل سکا اور وہ کچھ ضروری بھی نہ تھا، غالباً یہ حوالہ اسی "غیر ضروری" حصہ میں قلم زد ہو گیا ہے ۱۲ شرف قادری

Marfat.com

ختم کی ترکیب یوں نقل کرتے ہیں :-

"اول دو رکعت نفل بعد ازاں یکصد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمۂ تمجید و یک صد و یازدہ بار شَیْئًا لِلّٰہِ یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ :"

اسی انتباہ سے ثابت کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاذِ حدیث مولانا طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ و استاذ و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاذ مولانا احمد قشاشی اور اُن کے استاذ مولٰنا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسلِ حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں "شیخ معمر ثقہ" کہا اور اَعیانِ مشائخ طریقت سے گنا اور اُن کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبد الملک اور اُن کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ شناوی کے پیر حضرت سیّد صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرحِ وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری -

یہ سب اکابر نادِعلی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ و مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے وللہ الحجۃ السامیہ، جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسالہ انہار الانوار (حَیَاۃُ الْمَوَاتِ فِیْ بَیَانِ سَمَاعِ الْاَمْوَاتِ) کی طرف رجوع کرے۔

شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین میں حضرتِ ارفع و اعلیٰ امام العلماء نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہ استاذ امام شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدالِ سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں، شریعت و حقیقت کے جامع، باوصف علوِّ باطن ان کی تصانیف علومِ ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں،

Marfat.com

اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں یہاں تک کہ لکھا :-

" بالجملہ مردے جلیل القدرے ست کہ مرتبۂ کمالِ اُو فوق الذکر است "

پھر اس جناب جلالت مآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں ؎

أَنَا لِمُرِيْدِيْ جَامِعٌ لِّشَتَاتِهٖ ‏ إِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنَكْبَةٍ

وَإِنْ كُنْتَ فِيْ ضِيْقٍ وَّكَرْبٍ وَّوَحْشَةٍ ‏ فَنَادِ بِيَا زَرُّوْقُ اٰتِ بِسُرْعَةٍ [1]

یعنی " میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدّی کرے اور اگر تو تنگی و تکلیف و وحشت میں ہو تو یوں ندا کر یا زروق ! میں فوراً موجود ہوں گا ۔ "

علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علّامہ شامی صاحب ردالمحتار حاشیہ درمختار گم شدہ چیز ملنے کے لئے فرماتے ہیں کہ بلندی پر جاکر حضرت سیدی احمد بن علوان یمنی قدس سرہ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن علوان ۔ شامی[2] مشہور و معروف کتاب ہے ، فقیر نے اس کے حاشیہ کی یہ عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامشِ تکملہ پر ذکر کی ۔

غرض یہ صحابۂ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر ائمہ و اولیاء و علماء ہیں جن کے اقوال فقیر نے ایک ساعتِ قلیلہ میں جمع کئے ۔ اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیئے کہ عثمان بن حنیف و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے لیکر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو یا نہیں ؟ اگر انکار کریں تو الحمدللہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک ان سب

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی : بستان المحدثین ‏ مطبوعہ سعید کمپنی ، کراچی ‏ ص ۳۲۵

[2] ابن عابدین شامی ، علامہ : ردّالمحتار ‏ مطبوعہ مطبع دارالکتب العربیۃ الکبریٰ ، مصر ج ۳ ص ۳۵۵

Marfat.com

کفر و شرک کا فتوٰے جاری کریں تو اُن سے اتنا کہیئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے ذرا آنکھیں کھول
دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جان لیجئے کہ جس مذہب
کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہریں وہ مذہب
خدا و رسول کو کس قدر دشمن ہوگا۔

صحیح حدیثوں میں آیا کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہے اور بہت ائمہ
دین نے مطلقاً اس پر فتوٰے دیا جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ اَلنَّہْیُ الْاَکِیْدُ عَنِ
الصَّلٰوۃِ وَرَاءَ عِدَی التَّقْلِیْد میں ذکر کی۔ ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر میں
کلام نہیں کہ ایک گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یارسول اللہ و یاعلی و یاحسین و یاغوث
الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو اُن پر لازم کہ تئے سر
سے کلمۂ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔ درمختار میں ہے مَا فِیْہِ
خِلَافٌ یُؤْمَرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ وَتَجْدِیْدِ النِّکَاحِ۔

فائدہ:۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے "التحیات"
ہے جسے ہر نمازی ہر نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے
عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" سلام حضور پر
اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں"

اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل
ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات
زمانۂ اقدس سے ویسے ہی چلی آتی ہے تو مقصود اُن لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کی ندا، حاشا و کلا شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان
سے لفظ نکالے جائیں اور معنے مراد نہ ہوں، نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ سے حمدِ الٰہی کا قصد رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

Marfat.com

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ فتاوٰی عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے:۔

لَابُدَّ اَنْ یَّقْصُدَ بِاَلْفَاظِ التَّشَھُّدِ مَعَانِیْھَا الَّتِیْ وُضِعَتْ لَھَا مِنْ عِنْدِہٖ کَاَنَّہٗ یُحَیِّیْ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ یُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی نَفْسِہٖ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی [1]

تنویر الابصار اور اس کی شرح دُرِّ مختار میں ہے:۔

(وَیَقْصُدُ بِاَلْفَاظِ التَّشَھُّدِ) مَعَانِیْھَا مُرَادَۃً لَہٗ عَلٰی وَجْہِ (الْاِنْشَاءِ) کَاَنَّہٗ یُحَیِّیْ اللّٰہَ تَعَالٰی وَیُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی نَفْسِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ (لَا الْاِخْبَارِ) عَنْ ذٰلِکَ ذَکَرَہٗ فِی الْمُجْتَبٰی [2]

علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں:۔

یَقْصُدُ مَعَانِیَہٗ مُرَادَۃً لَہٗ عَلٰی اَنَّہٗ یُنْشِئُھَا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا مِّنْہُ [3]

اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی، اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو اُن میں ندا جائز اور ان کے ماورا میں ناجائز حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے، قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں، ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود وسلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال وافعال واعمال روزانہ دو وقت سرکارِ عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ وسیئہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یونہی تمام

---

[1] فتاوٰی عالمگیری — مطبوعہ نورانی کتب خانہ، پشاور — ج۱ — ص ۷۲

[2] تنویر الابصار مع دُرّ و ردالمحتار — مطبوعہ بیروت — ج۱ — ص ۳۴۲

محمد عبدالباقی زرقانی — شرح مواہب اللدنیہ — مطبوعہ دارالمعرفۃ، بیروت — ج۵ — ص ۳۲۷

[3] حسن شرنبلالی، علامہ، مراقی الفلاح مع شرح الطحطاوی (مطبعۃ الازہریہ بمصر) ص ۱۶۵

Marfat.com

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین واعزاء واقارب سب پر عرضِ اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنت المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں وہ سب حدیثیں جمع کیں یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی

لَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَتُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَالُ اُمَّتِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیًّا فَیَعْرِفُہُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَاَعْمَالِہِمْ [1]

یعنی "کوئی دن ایسا نہیں جس میں سیدِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اعمالِ امت ہر صبح وشام پیش نہ کئے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے" (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وشرّف وکرّم)

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتابِ مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی اور رضا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

اِکْفِنَا شَرَّ الْمُضِلِّیْنَ یَا کَافِیْ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ الشَّافِیْ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ حُمَاۃِ الدِّیْنِ الصَّافِیْ اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفٰے احمد رضا خاں

---

[1] محمد عبدالباقی زرقانی، امام : شرح مواہب اللدنیہ (دار المعرفۃ، بیروت) ج ۵ ص ۳۳۷

Marfat.com

قاضی غلام یٰسین رحمۃ اللہ تعالیٰ (ڈیرہ غازیخاں) کے نام امام احمد رضا بریلوی کا یہ مکتوب جناب
[illegible]صامی کے توسط سے ملا، آئندہ صفحات میں اِس مکتوب کا عکس ملاحظہ کیا جاتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امام احمد رضا بریلوی کا غیر مطبوعہ مکتوب

ملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم مولوی قاضی غلام یٰسین صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

لطف نامہ تشریف لایا، ممنونِ یادآوری فرمایا۔ مولانا! زمانہ غربتِ اسلام ہے بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء، غربت کیلئے کس مپرسی لازم ہے، سُنیوں میں عوام کی توجہ لہو و ہزل کی طرف اور بد مذہب رافضی ہوں یا وہابی یا قادیانی یا آریہ یا نصاریٰ، سب اپنے مذہب کی نصرت وحمایت واشاعت میں کمربستہ ہیں، مال سے اعمال سے اقوال سے سُنیوں [کو کو]ن پوچھتا ہے، وقت ہی شیوعِ ضلالت کا ہے، ان کو اگر کوئی آدھی بات کہے جامہ سے [باہر] ہوں، ماں باپ کو گالی دے اُس کے خون کے پیاسے ہوں اُس وقت تہذیب بالائے [طاق] رہتی ہے، ساری تہذیب اللہ عزوجل اور حضور سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل برتی جاتی ہے [ا]ن کو منہ بھر گالیاں دینے والے لکھ لکھ کر چھاپنے والے جو چاہیں بکیں، اِن بکنے والوں کا نام ذرا [سخ]تی سے لیا اور نامہذب درشت گو کا خلعت عطا ہوا، یہ حالتِ ایمان ہے انا للہ وانا الیہ راجعون، ایسوں کے نزدیک تومعاذ اللہ! قرآن عظیم بھی نامہذب ہے فَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ = [يٰٓاَيُّ]هَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ = وَقَاتِلُوا الَّذِينَ [يَلُوْ]نَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً = وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ = وَلَا [تَأْخُ]ذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ۔

Marfat.com

تَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰہِ بِبُغْضِ اَھْلِ الْمَعَاصِیْ وَالْقَوْھُمْ بِوُجُوْہٍ مُّتَقَمِّرَۃٍ ۔

بات یہ ہے کہ اللہ و رسول کی عزت قلوب میں بہت کم ہوگئی ہے۔ ماں باپ کو بُرا کہنے سے دل کو درد پہنچتا ہے، تہذیب بالائے طاق رہتی ہے نہ اُس وقت اخوت و اتحاد کا سبق یاد ہے اللہ و رسول پر جو گالیاں برستی ہیں اُن سے دل پر مَیل بھی نہیں آتا، وہاں نیچری تہذیب آڑے آتی ہے۔ اللہ اسلام دے اور مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ،

مہرِ انور جس کا ترجمہ ہے وہ فِقہ اکبر نہیں ایک نامعتبر رسالہ مولوی صاحب مرحوم کو ہاتھ لگ گیا تھا، فقہ اکبر وہ ہے جس کی شرح علی قاری و بحر العلوم و ابو المنتہی وغیرہم نے کی۔

فقیر کی چار سو تصانیف میں سے شاید ابھی سو بھی طبع نہ ہوئیں، اِن میں وہ بھی ہیں جو اس ضرورت کو باذنہٖ تعالیٰ پورا کرنے والی ہیں جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا، طبع فتاوٰے کا سلسلہ بعونہٖ تعالیٰ پھر شروع ہوا ہے۔ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔

تار کی خبر پر افطار حرام محض ہے، افطار بالتحری، تحری غروب میں ہے نہ کہ تحری ہلال، یہاں تو یہ ارشاد ہے کہ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ اور صاف ارشاد ہے کہ ان اللہ ھداہ للرؤیتہٖ آجتک تمام جہان میں کوئی اِس کا قائل نہیں کہ نہ رؤیت ہو نہ شہادت، تحری کر کے عید کرلیں؛ جاء واحد من خارج المصر پر اس کا قیاس محض جہل ہے۔

اس رسالہ کے مصنف کون بزرگ ہیں؛ خیر کوئی بھی ہوں مگر تار پر افطار کا حکم اختراع فی الدین ہے، مدت ہوئی کلکتہ میں ایک فتوٰے میرا اس بارہ میں طبع ہوا تھا ایک ہی نسخہ اس کا باقی ہے حاضر کرتا ہوں، رسید و خیریت سے مطلع فرمائیے۔ والسلام

فتوٰے اب رہا نہیں رسالہ جب طبع ہو تو اس میں اسے بھی شامل فرمالیں اس میں ۱۰ جگہ کی مہریں بھی ہیں۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم مولوی قاضی غلام یٰسین صاحب زید مجدہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ لطف نامہ تشریف لایا ممنون ہوا یاد آوری فرمایا

مولانا زمانہ غربت اسلام ہے بدأ الاسلام غریبا و سیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء

غربت کیلئے کم سے کم یہی لازم ہے سنیوں میں عوام کی توجہ لہو و لعب و دنیا کی طرف ہے

اور بد مذہب رافضی ہوں یا وہابی یا قادیانی یا آریہ یا نصاریٰ سب اپنے اپنے

مذہب کی نصرت و حمایت و اشاعت دین کیلئے کمربستہ ہیں حال سے اعمال سے اقوال

سے سنیوں کو کون پوچھتا ہے وقت ہے تو شیوع ضلالت کا ہے انکو اگر کوئی آج ہاتھ

لگے جاہل سے جاہل بھی ہو ماں باپ کو گالی دے اوسکے فوراً لڑنے کو تیار ہوں اوس وقت

تہذیب بالائے طاق رہتی ہے ساری تہذیب اللہ عزوجل اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے مقابل برتی جاتی ہے کہ ان کو صریح گالیاں دینی و ملکی بلکہ ہر طرح سے

والے جو جاتے ہیں بلکہ ان بکنے والوں کا نام ذرا بے تعظیمی سے لیا اور نامہذب

وحشت گو کا خلعت عطا ہوا یہ حالت ایمان ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

الوہابیہ کے نزدیک تو معاذ اللہ قرآن عظیم بھی نامہذب ہے ولا تطع کل حلاف

میں ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک
زنیم۔ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم۔
یا ایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا
فیکم غلظۃ ودوا لو تدہن فیدہنون ولا تاخذکم
بہما رافۃ فی دین اللہ تقربوا الی اللہ ببغض اہل المعاصی والتوہیم
بوجہ مقصدہ بات یہ ہے کہ اللہ ورسول کی عزت قلوب میں بہت کم ہو گئی ہے ماں باپ
کو برا کہنے سے دل کو درد پہنچتا ہے تہذیب بالائی طاق رہتی ہے نہ اسوقت اخوت
واتحاد کا سبق یاد رہتا ہے کہ اللہ ورسول پر جو گالیاں برستی ہیں اور نہ ان سے دل پر میل
بھی نہیں آتا مگر ان نیچری تہذیب کے ٹھیکیداروں سے آتی ہے الحمد للہ اسلام دی اور مسلمانوں کو
توفیق خیر عطا فرمائے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
پھر انور حسن کا ترجمہ ہے وہ فقہا کہ نہیں ایک نامعتبر رسالہ مولوی صاحب مرحوم کو ملتا
لگ گیا تھا فقہ اکبر وہ ہے جس کی شرح علی قاری وبحر العلوم وابو المنتہی وغیرہم نے
کی فقیر کی چار سو تصانیف میں سے ایک یہ بھی سو بھی طبع ہو گئیں انہیں دیکھی

Marfat.com

ہیں جو اس ضرورت کو باذنہ تعالیٰ پورا کرنیوالی ہیں جسکی طرف آپنے اشارہ کیا
طبع فتاوی کا سلسلہ بعونہ تعالیٰ پھر شروع ہوا ہے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
تار کی خبر پر افطار جو لکھا ہے محض ہے افطار بالتحری تحری غروب میں ہے نہ کہ تحری ہلال
یہاں تو یہ ارشاد ہے کہ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ اور صاف ارشاد ہے
کہ ان اللہ مدہ للرؤیۃ آجتک تمام جہان میں کوئی اسکا قائل نہیں
کہ نہ رؤیت ہو نہ شہادت تار کے ذریعہ عید کرلیں جاء واحد من خارج
المصر پر اسکا قیاس محض جہل ہے اس رسالہ کے مصنف کون بزرگ
ہیں خیر کوئی بھی ہیں مگر تار پر افطار کا حکم اختراع فی الدین ہے مدت ہوئی
کلکتہ میں ایک فتوی میرا اس بارہ میں طبع ہوا تھا ایک ہی نسخہ اوسکا
باقی ہے حاضر کرتا ہوں رسید خیریت سے مطلع فرمائیے والسلام
فتوی اب رہا نہیں رسالہ جب طبع ہو تو اوسمیں اسے بھی شامل کریں
اسمیں اور بہت کچھ بھی ہیں فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا رابطہ

مسلمانوں کو حضور سید عالم، فخر موجودات، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات سے جو شغف اور تعلق روحانی ہے۔ دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔

عہد صحابہ رضی اللہ علیہم سے آج تک مسلمان اپنے اس خصوصی کردار میں ممتاز رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم اپنے رہنما سے وہ عشق اور شیفتگی نہیں رکھتی جو اہل اسلام کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سارے مسلمان دل وجان سے ان پر شیدا، اور مجازی معنی میں نہیں حقیقی معنی میں ان کا کلمہ پڑھتے ہیں، ان کو اپنے روحانی کرب واضطراب کا مسیحا تصوّر کرتے ہیں اور جسمانی درد والم کا مرہم سمجھتے ہیں۔ خلوت وتنہائی ہو یا جلوۃ وانجمن، جوش ومسرت ہو یا رنج ومحن ہر عالم میں ان کو پکارتے ہیں اور ان کے نام کا نعرہ لگاتے ہیں، انھیں تصوّر میں اپنے پاس پاتے ہیں تو انھیں خطاب کرتے ہیں اور ان سے التجا اور فریاد کرتے ہیں۔

اور اس عالم میں چودہ صدیوں کے دبیز پردے، ہزاروں میل کی مسافتیں، شجر وحجر، بحر وبر، موت وحیات اور شہود وغیاب کے حجاب ہیچ اور درماندہ ہوتے ہیں

کہ ؎ بعد منزل نہ بود در سفر روحانی یا

اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل   می بینمت عیان و دعا می فرستمت

نگاہوں سے غائب اور دل میں پوشیدہ   میں تجھکو علی الاعلان دیکھ رہا ہوں دعا بھیج رہا ہوں

Marfat.com

شرک نظر آیا

جب کہ بعض حضرات کو اس خطاب وندا، استغاثہ و فریاد سے سخت وحشت ہوتی ہے وہ اس کو اسلام کی تعلیمات کے سخت خلاف بلکہ شرک وکفر تک کہا کرتے ہیں۔

اس غلط فہمی کی اصل وجہ یہ ہے کہ خطاب کے سلسلہ میں عام گمان یہ ہے کہ جو سامنے ہو اسی کو ہم پکاریں اور جس کو دیکھ رہے ہوں اسی کو خطاب کریں اور آواز دیں حالانکہ یہ کلیہ نہ عقلاً درست ہے اور نہ نقلاً"

ندار و خطاب کا اصول

حقیقت امر یہ ہے کہ جس شخص کو یہ بھروسہ ہو کہ میرا مخاطب میرے خطاب وندا کو سنتا ہے یا اس سے مطلع ہوجائے گا وہ بلا جھجک اس کو قریب اور دور اور غیبت وحضور سے پکارے گا۔ خواہ (۱) اس طرح کہ اس کی آواز میں اتنی طاقت ہو کہ وہ اپنی آواز دور دراز پہنچا سکے۔ خواہ (۲) اس طرح کہ سننے والے کے کان میں اتنی طاقت ہو کہ وہ دور دراز کی آواز سن سکتا ہو۔ خواہ (۳) اس طرح کہ اس کا پیغام کوئی لیجا کر مخاطب تک پہنچا دے۔

ان تینوں ہی صورتوں کی مثالیں عالم روحانیت اور عالم محسوسات دونوں ہی عالم میں موجود ہیں (۱) ہر آدمی روزانہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور ملنے والوں کو سیکڑوں خطوط، ساری دنیا کے بے شمار مقامات پر روانہ کرتا ہے اور ٹھیک اسی طرح خطاب کرتا ہے۔ جیسے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں اس اعتماد پر کہ ڈاک کا محکمہ اس کو مخاطب تک پہنچا دے گا۔

Marfat.com

عام الرماد میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خط

عام الرماد میں جب کہ مدینہ مقدسہ اور اس کے ماحول کو ایک بھیانک قحط نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مصر میں اپنے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا۔

اما بعد فلعمری یا عمرو ما تبالی اذا اشبعت انت ومن معک ان اهلک انا ومن معی فیا غوثاه، فیا غوثاه فیا غوثاه۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے اے عمرو جب تم اور تمہارے ساتھی آسودہ حال ہیں تو تمہیں اس کی پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ساتھی ہلاک ہوجائیں فوراً مدد کو پہنچو فوراً مدد کو پہنچو

عالم مادیات میں یہ تیسری صورت کی مثال ہوئی کہ پیغام رسانی پر اعتماد کر کے خطاب و نداء ہوئی۔

(۲) انسان کے گلے سے آواز کی جو لہریں نکلتی ہیں اتنی نحیف و ناتواں ہوتی ہیں کہ فرلانگ دو فرلانگ بھی ان کا پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔

ریڈیو اور ندائے غیر اللہ

لیکن جب انھیں لہروں کو "ریڈیو اسٹیشن" برقی اور ریڈیائی لہروں میں تبدیل کر دیتا ہے تو ان میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ ہوا کے دوش پر سوار سارے عالم میں گردش کرتی رہتی ہیں اور پوری فضا ان سے معمور رہتی ہے لیکن پھر انہیں لہروں کو ہوا کی لہروں میں تبدیل ہو کر ہمارے کانوں کی سماعت کے لائق ہونے کے لئے "ریڈیو سیٹ" کی مقناطیسی طاقت درکار ہوتی ہے جس سے ہم ان بکھری ہوئی آوازوں کو گرفتار کرتے اور

اس انتظام کے بعد ایک آدمی دنیا کے انتہائی کناروں سے دوسرے کنارے کے انسانوں کو خطاب کرتا ہے۔ بلکہ سارے عالم کے انسانوں کو پکارتا ہے اور انھیں اپنا پیغام سناتا ہے جیسے وہ قریب بیٹھ کر اس کا ایک ایک لفظ سن رہے ہیں اس مثال کو اگر "ریڈیو اسٹیشن" کی طرف سے دیکھئے تو ہماری بیان کی ہوئی صورتوں میں پہلی صورت کی مثال ہے کہ ایک شخص نے اپنی آواز اتنی طاقت ور بنالی ہے کہ ایک جگہ سے بیٹھ کر سارے عالم کو اپنی آواز پہنچا سکے اور اگر "ریڈیو سیٹ" کی طرف سے مشاہدہ کیا جائے تو یہ اس امر کی مثال ہے کہ ایک شخص نے "مقناطیسی" طاقت کی مدد سے اپنے کان اتنے طاقتور بنالئے ہیں کہ دنیا کے کسی گوشہ میں رہ کر پوری دنیا کی آواز سن سکے۔ اسی لئے "ریڈیو اسٹیشن" سے بولنے والے کو اس امر کا کوئی استعجاب نہیں کہ میں اتنی دور دراز کے لوگوں کو خطاب کر رہا ہوں نہ سننے والے ہی حیرت و انکار کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اتنی دور سے آواز کیوں دے رہا ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ علیہ کی ندائے غائبانہ

(۱) عالم روحانیت میں پہلی صورت کی مثال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ہے جس میں آپ نے مسجد نبوی کے منبر سے سیکڑوں میل دور لڑتے ہوئے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو مقام "نہاوند" میں خطاب کیا جسے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حسب ذیل الفاظ میں نقل فرمایا ہے

اخرج البیہقی و ابو نعیم کلاھما فی	بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ
دلائل النبوۃ و اللالکائی فی شرح	اور الکائی نے شرح السنہ ابن عربی
السنہ و ابن الاعرابی فی کرامات	نے کرامات اولیاء میں اور خطیب نے

Marfat.com

الاولیاء، والخطیب رواۃ مالک
عن نافع عن ابن عمر قال
وجّہ عمر جیشاً ورأس علیہم
رجلاً یدعی ساریۃ فبینا
عمر یخطب جعل ینادی یا
ساریۃ الجبل ثلاثاً ثم قدم
رسول الجیش فسألہ عمر فقال
یا امیر المومنین ہزمنا فبینا
نحن کذلک اذ سمعنا منادیاً
یا ساریۃ الجبل ثلاثاً فاسندنا
ظہورنا الی الجبل فہزمہم
اللہ قال قیل لعمر انک کنت تصیح
بذلک وذلک الجبل الذی کان
ساریۃ عندہ بنہاوند من
ارض العجم. قال ابن حجر فی
الاصابۃ اسنادہ حسن
(تاریخ الخلفاء ص۸۶)

مالک انہوں نے نافع انھوں نے حضرت
ابن عمر سے روایت کیا کہ حضرت فاروق
رضی اللہ عنہ، ایک لشکر پر ساریہ کو امیر بنا
کر روانہ کیا تو ایک دفعہ حضرت عمر خطبہ
دے رہے تھے کہ پکارنے لگے "اے ساریہ
پہاڑ" تین بار پکارا کچھ دنوں کے بعد ساریہ
کے پاس سے قاصد آیا اور اس نے
بیان کیا کہ ہم شکست کھا رہے
تھے کہ ہم نے ایک آواز تین بار سنی
کہ اے ساریہ "پہاڑ" تو ہم نے پہاڑ
کو اپنی پشت کے پیچھے کر لیا اور اللہ
نے دشمنوں کو شکست دے دی تب
لوگوں نے حضرت عمر سے کہا اسی لئے
اس روز آپ ساریہ کو چیخ چیخ کر
پکار رہے تھے اور وہ پہاڑ تو بہت دور عجم کے شہروں
میں تھا ابن حجر نے اپنی کتاب اصابہ میں اس
حدیث کی سند کو حسن کہا ہے۔

غوث پاک رضی کا صدائے غائبانہ سننا اور مدد کو پہنچنا

(۲) اور دوسری صورت کی مثال وہ روایت ہے جس کو امام ابوالحسن نور الدین

Marfat.com

علی ابن یوسف نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں مندرجہ ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے

اخبرنا ابو العفاف موسیٰ بن عثمان البقاعی بالقاھرہ سنۃ ۶۶۳ھ قال اخبرنا والدی بدمشق قال اخبرنا الشیخان ابو عمر عثمان الصریفینی وابو محمد عبد الحق الحریمی ببغداد سنۃ ۵۵۹ھ قال کنا بین یدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ بمدرستہ یوم الاحد ثالث صفر ۵۵۵ھ۔

ہم ابو العفاف موسیٰ بن عثمان نے قاہرہ میں ۶۶۳ھ میں بتایا کہ ان کے والد نے دمشق میں یہ خبر دی تھی کہ مجھ سے یہ واقعہ دو بزرگوں ابو عمر عثمان اور ابو محمد عبد الحق ۵۵۹ھ میں بغداد میں بیان کیا کہ ہم دونوں غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسے میں ۵۵۵ھ میں صفر کی تیسری تاریخ اتوار کے دن حاضر تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا

واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ عجم کے کسی دور دراز علاقہ میں کسی جنگل کے اندر ایک قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اس وقت قافلہ والوں نے آپس میں مشورہ کیا

قلنا لو تذکرنا الشیخ عبد القادر فی ھذا الوقت ونذرنا لہ شیئا ان سلمنا (بہجۃ الاسرار)

ہم نے کہا اگر ہم اس وقت غوث پاک کو یاد کرتے اور اگر اس بلا سے سالم و محفوظ رہتے تو انھیں کچھ نذر کرتے۔

آپ نے اتنی دور بغداد میں رہ کر ان کی فریاد سن لی اور اپنی کھڑاؤں ان کی سرکوبی کے لئے فضا میں اچھال دی اور ہیبتناک نعرہ مارا جس کی آواز اس جنگل میں سنی گئی۔ کھڑاؤں نے وہاں پہنچ کر ڈاکوؤں کے سردار کو مار ڈالا اور ڈاکوؤں نے ڈر کر لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔

اس تاریخی واقعہ میں دونوں صورتوں کی مثالیں ہیں۔ آپ نے اس مظلوم کی آواز اتنی دور سے سن لی اور اپنی آواز اتنی دور جنگل میں پہنچا دی۔

Marfat.com

اس عالم کی آواز برزخ میں پہنچتی ہے

(۷)

(۳) رہ گئی تیسری صورت کی مثال کہ روحانی ذریعہ سے کوئی کسی کی بات دوسرے تک پہنچائے تو یہ اتنی واضح ہے کہ صرف مسلمان کے لئے ہی نہیں کافروں تک کے لئے اس کا ذکر احادیث کریمہ میں ہے۔

وما من میت یموت فیقوم باکیھم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذالک الا وکل اللہ بہ ملکین یلھزانہ و یقولان اھکذا کنت (مشکوٰۃ صہ ۱۵۲)

کافر کے مرنے کے بعد جب اس کے رشتہ دار اس کو واجبلاہ واسیداہ کہہ کر روتے ہیں تو اللہ پاک دو فرشتے اس پر مقرر فرماتا ہے جو اس کو ٹھونگے مار مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی سردار اور پہاڑ تھا۔

الغرض! عالم مادیات ہو یا عالم روحانیات ہر جگہ اطلاع و آگاہی اور نداء و خطاب کی یہ تینوں قسمیں جاری و ساری، متداول اور معمول بہا ہیں جس کا انکار نہ یا دتی مکابرہ ہے، نری ہٹ دھرمی اور تعصب ہے۔ اب صرف یہ واضح کرنا رہ گیا ہے کہ خاص بارگاہ رسالت جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم میں بھی اطلاع و آگاہی کے یہ تینوں طریقے وقوع پذیر اور معمول بہا ہیں یا نہیں تو الحمد للہ کہ احادیث کریمہ میں ان کی تفاصیل بھی موجود ہیں اور مشہور و مقبول ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث ذکر فرمائی

Marfat.com

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (شفائے قاضی عیاض ج ا صـ ۶۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں ۔

وعن الحسن عنہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث ما کنتم فصلوا فان صلوٰتکم تبلغنی (" صـ ")

حضرت حسن آپ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جہاں ہو وہیں سے مجھے درود بھیجو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے

ان احادیث کریمہ میں اس امر سے قطع نظر کہ رد روح سے حدیث نبوی میں کیا مراد ہے ؟ یہ امر بالکل واضح ہے کہ حضور ہر سلام کرنے والے کا جواب دیتے ہیں قریب سے سلام کرے یا دور سے ، بلند آواز سے سلام کرے یا پست آواز سے اور درود و سلام ان کی بارگاہ عظمت میں پہنچتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ خود سن لیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فرشتے پہنچاتے ہوں ۔

حضور علیہ صلوٰۃ والسلام تک درود و سلام پہنچائے جاتے ہیں

عن ابن مسعود ان للہ ملٰئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون عن امتی السلام (" صـ ۶۹)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتے عالم میں گھومتے رہتے ہیں اور میری اُمت کا سلام میری بارگاہ تک پہنچاتے ہیں ۔

عن ابن عباس لیس احد من امۃ محمد یسلم علیہ الا بلغہ

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرد بھی آپ پر سلام بھیجتا

Marfat.com

ہے تو وہ آپ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۷، صنے)

وعن ابن شہاب بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکثروا من الصلوۃ علی فی اللیلۃ الزہراء والیوم الازہر فانہما یودیان عنکم وان الارض لا تاکل اجساد الانبیاء وما من مسلم یسلم علی الا حملہا ملک حتی یودیہا الی ویسمیہ حتی انہ لیقول ان فلانا یقول کذا وکذا

(۷، صنے)

امام زہری نے اپنی بلاغات میں حضور کا یہ قول ذکر کیا کہ سرکار نے فرمایا کہ روشن دنوں اور منور راتوں میں مجھ پہ درود بھیجا کرو کہ تمہارے درود مجھ تک پہنچائے جاتے ہیں اور اور زمین پیغمبروں کے جسم نہیں کھاتی اور جو مسلمان بھی مجھے سلام کرتا ہے فرشتے اسے میری بارگاہ عالی تک پہنچاتے ہیں اور اس کا نام لیکر کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ کے فلاں غلام نے بارگاہ رفعت میں یہ یہ عرض کی ہے۔

ان احادیث کریمہ میں کئی امور" روح وایمان" میں بالیدگی پیدا کرنے والے ہیں لیکن خاص ہمارے موضوع سے متعلق تو یہ مژدۂ جاں نواز ہے کہ فرشتوں کی ایک پوری فوج اس خدمت پر مامور ہے کہ پوری دنیا کے غلاموں کا سلام اس بارگاہ عظمت و رفعت میں نام لے کر پیش کرے۔ اللہ اللہ اس بزم عالی میں اور ہم سوختہ سامانوں کا ذکر وہ بھی نام بنام

ع مجھ سے بہتر ہے کہ میرا ذکر اس محفل سے ہے۔

پاس والوں کا سلام خود سنتے ہیں

جاں می دہم در آرزوئے قاصد آخر باز گو   در مجلس آں نازنیں حرفے کز ما می رود

Marfat.com

ذکر ابوبکر بن شیبہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا بلغتہ (۰ صـ۲۹)

ابن شیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام کرے اس کا سلام خود سنتا ہوں اور جو دور سے سلام کرے اس کا سلام پہنچایا جاتا ہے

وعن سلیمان بن سحیم رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت یا رسول اللہ ھولاء الذین یاتونک یسلمونک علیک افتفقہ سلامھم قال نعم وارد علیھم (منٹ)

سلیمان بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضور جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی یا رسول اللہ جو لوگ آپ کی جناب مقدس میں حاضر ہو کر سلام کرتے ہیں تو کیا آپ ان کے سلام سے آگاہ ہوتے ہیں فرمایا کہ ہاں اور میں جواب بھی دیتا ہوں۔

ہر چند کہ آخر الذکر حدیث منامی ہے لیکن اس میں کوئی امر احادیث قولی اور اقوال مسندہ کے خلاف نہیں اس لئے یہ بھی رویائے صادقہ اور مبشرات نبوۃ میں داخل ہے اور ان روایتوں میں اس امر کی تفصیل ہے کہ پاس والوں کا سلام خود سنتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں اور دور والوں کا سلام فرشتوں کے ذریعہ پیش ہوتا ہے۔

اہل محبت کا سلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں

اسمع صلاۃ اھل محبتی اینما کان (مطالع المسرات)

میں اپنے اہل محبت کا سلام خود سنتا ہوں وہ جہاں کہیں ہوں۔

اس حدیث مقدس میں عاشقان مصطفیٰ اور شیدایان کوئے مدینہ کے لئے ایک بشارت جاں نواز ہے جس پر ہر چاہنے والے کا جی قربان ہونے کو چاہے کہ مجھے چاہنے والے جہاں سے بھی مجھے درود وسلام کریں میں خود بھی سنتا ہوں۔

القصہ ہماری مذکورہ بالا گذارشات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ خطاب وندا کا دارومدار اس امر پر ہے مخاطب ہمارے عطاب اور ہماری ندا سے مطلع ہو اور ان حدیثوں سے یہ امر واضح ہوا کہ حضور سید المرسلین، رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہر سلام کرنے والے کے سلام سے نہ صرف آگاہ ہوتے ہیں بلکہ سب کا جواب بھی دیتے ہیں پس اس مسئلہ میں اب کون سا شبہ رہ جاتا ہے ؟ کہ ہم ان کو اخلاص و عقیدت، عشق و محبت کے جذبات صادقہ سے دنیا کے جس کونہ سے چاہیں پکار سکتے ہیں اور صدا دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ ہماری آواز میں اتنی طاقت نہیں کہ ہماری کمزور صدائیں مدینہ پہنچیں لیکن ان کی رحمت نے صدا دی ہے کہ میں سب سے باخبر ہوں اور اہل محبت کی آواز ہر جگہ سے سنتا ہوں۔

ہند میں بیٹھ کر دے رہا ہوں ندا ہے یقین سن رہے ہیں میرے مصطفےٰ
یہ سلامت رہے عشق کا رابطہ میں نے مانا مدینہ بہت دور ہے

ندائے یارسول اللہ نصوص کی روشنی میں

اوراق سابقہ کی تشریحات سے "مسئلہ ندائے یارسول اللہ" دن کے اجالے میں آگیا اور امر حق واضح ہو گیا۔ لیکن آئندہ اوراق میں ہم خاص "ندائے یارسول اللہ" پر شرع مطہرہ کی واضح نصوص پیش کر رہے ہیں تاکہ شکوک وشبہات کا کوئی تار بھی لگا نہ رہے۔ آسانی کے خیال سے ہم نے اس مسئلہ کو مندرجہ ذیل عنوانوں میں تقسیم

Marfat.com

کیا ہے

۱۔ ندائے مطلق جو کسی قید و زمانہ کے ساتھ مقید نہ ہو۔

۲۔ عہد رسالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہ کر خطاب یارسول اللہ

۳۔ عہد رسالت میں دور سے ندائے یارسول اللہ

۴۔ پردہ فرمانے کے بعد قبر انور کے پاس ندائے یارسول اللہ

۵۔ بعد وصال دور سے یارسول اللہ کا خطاب

ندائے مطلق

اب بالتفصیل ہر ایک کے بارے میں تصریحات شرع ملاحظہ ہوں

لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً (پ۱۸ سورہ نور)	اے مسلمانو! رسول اللہ کو ایسا نہ پکارو جیسا آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

آیت سے متعلق مندرجہ ذیل تفاسیر میں حسب ذیل تشریحات ہیں۔

حدثنی الحرث قال حدثنا الحسن قال حدثنا ورقاء عن ابی نجیح عن مجاهد کدعاء بعضکم بعضاً قال امرهم ان یدعوا یارسول اللہ فی لین و تواضع ولا تقولوا یا محمد فی تجهم (ابن جریر طبری جلد ۱۸ ص ۱۳۲)	ہم سے حارث نے اور ان سے حسن نے اور ان سے ورقاء نے اور وہ ابونجیح اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ آیت شریفہ کے ذریعہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ حضور کو یارسول اللہ کہہ کر نرمی اور تواضع سے پکاریں یا محمد کہہ کر ترشی اور تلخی سے آواز نہ دیں

Marfat.com

وعن سعید بن جبیر لا تنادوا باسمہ
ولا تقولوا یا محمد ولکن یا نبی اللہ
یا رسول اللہ مع التوقیر والتعظیم
والصوت المخفض

(تفسیر نیشاپوری ص۱۳)

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضور کا نام
لے کر ندا نہ کرو اور یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ
یا رسول اللہ کہو ساتھ ہی تعظیم و توقیر بھی ہو
اور آواز بھی نرم و پست ہو

بان تقولوا یا محمد بل قولوا یا رسول
اللہ یا نبی اللہ فی لین و تواضع
وخفض صوت

(جلالین ص۳۰۲)

یا محمد نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہو
نرمی و تواضع ہو آواز میٹھی ہو

قیل لا تجعلوا ندائہ و تسمیتہ کندائ
بعضکم بعضا باسمہ ورفع الصوت
بہ والنداء وراء الحجرات ولکن
بلقبہ المعظم مثل یا نبی اللہ
یا رسول اللہ مع التوقیر
والتواضع وخفض الصوت

(بیضاوی تفاسیر اربعہ ص۳۲۲)

کہا گیا کہ رسول اللہ کا پکارنا اور ان کا نام
لینا آپس میں ایک دوسرے کے پکارنے
اور نام لینے کی طرح مت کرو کہ نام لیکر
سخت آواز میں حجرہ شریف کے
پیچھے ہی سے پکارو لیکن حضور کے
لقب کے ساتھ جیسے یا نبی اللہ یا رسول اللہ
کہکر تعظیم اور توقیر و تواضع کیساتھ نرم آواز سے

قیل لا تدعوا باسمہ کما یدعوا
بعضکم بعضا یا محمد یا عبد اللہ
ولکن فخموہ وعظموہ وشرفوہ
تقولوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ
فی لین و تواضع (تفسیر خازن ص۲۳۲)

نہ پکارو حضور کا نام لے کر جیسے آپس میں
ایک دوسرے کو پکارتے ہو جیسے یا محمد یا عبد اللہ
بلکہ آپ کی تعظیم و توقیر کرو ان کو معظم و مکرم رکھو
اور نرمی اور تواضع سے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
کہو۔

Marfat.com

لا تجعلوا تسميته ونداءه كما يسمي بعضكم بعضا وينادیه باسمه الذی سماه ابوه فلا تقولوا یا محمد ولکن یا نبی اللہ یا رسول اللہ مع التعظیم والتوقیر والصوت المخفوض (مدارک ص۳۳۳)

حضور کے نام لینے اور ان کے پکارنے کو آپس کے نام لینے اور پکارنے کی طرح نہ کرو کہ باپ کے رکھے ہوئے نام سے خطاب کرتے ہو تو یا محمد نہ کہو یا نبی اللہ یا رسول اللہ تعظیم وتوقیر اور نرم آواز کے ساتھ ندا دو

ای لا تدعوا الرسول باسمه یا محمد کدعاء بعضکم بعضا ولکن عظموه وشرفوه فقولوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ ویا ابا القاسم (تفسیر ابن عباس ص۳۳۲)

رسول اللہ کو یا محمد کہہ کر نہ پکارو جیسا کہ آپس میں ایکدوسرے کو پکارتے ہو آپ کی تعظیم وتوقیر کرو اور یا نبی اللہ یا رسول اللہ اور یا ابا القاسم کہو۔

اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنهاهم اللہ عن ذلک بقوله سبحانه لا تجعلوا عظاما لنبیه صلی اللہ علیه وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ وروی نحو هذا عن قتادة والحسن وسعید بن جبیر ومجاهد (تفسیر روح المعانی جلد ۱۸ ص۲۲۵)

ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہتے تو اللہ پاک نے لوگوں کو اس سے روک دیا یہ آیت نازل فرما کر اس میں حضور کی تعظیم ملحوظ ہے تو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہیے اور ائمہ تفسیر میں قتادہ حسن، سعید بن جبیر اور مجاہد کا یہ قول مروی ہے۔

Marfat.com

اولا تجعلوا ندائه کندا ء بعضکم بعضاً باسمه ورفع الصوت به مثل یا محمد یا احمد ولکن بلقبه مثل یا نبی اللہ یا رسول اللہ

(تفسیر احمدی ص ۲۲۳)

ان کا پکارنا آپس کے پکارنے کی طرح نہیں کہ نام لیکر چلا کر یا محمد یا احمد کہو لیکن حضور کا لقب یاد کرو جیسے یا نبی اللہ یا رسول اللہ

اما قوله تعالیٰ لا تجعلوا الاية ففيه وجوه احدها وهو اختيار المبرد والقفال لا تجعلوا امره اياكم ودعائه لكم كما يكون من بعضكم لبعض اذا كان امره فرضا لازما ثانيها لا تنادوا كما ينادى بعضكم بعضاً يا محمد لكن قولوا يا رسول الله يا نبي الله عن سعيد بن جبير وثالثها لا ترفعوا اصواتكم في دعائه عن ابن عباس ورابعها احذروا دعاء الرسول عليكم اذا اسخطتموه

(تفسیر کبیر جلد ۲۴ ص ۴)

آیت کریمہ لاتجعلو کا چار مطلب ہے (۱) یہ مبرد اور قفال نے پسند کیا ہے رسول اللہ کا حکم آپس میں ایکدوسرے کے حکم کی طرح نہ سمجھو کہ ان کا حکم فرض اور ضروری ہے (۲) یہ سعید ابن جبیر سے مروی ہے حضور کو آپس میں ایک دوسرے کی طرح یا محمد کہہ کر نہ پکارو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو (۳) حضور کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو یہ ابن عباس کی روایت ہے (۴) حضور تم سے خفا ہو کر تمہارے خلاف دعا کریں اور اس کو آپس میں ایک دوسرے کی دعا کی طرح ہلکا نہ سمجھو کہ (ان کی دعا تو مقبول ہے)

مذکورہ بالا دس مفسرین کی تشریحات کی روشنی میں اس آیت کریمہ سے سب سے پہلی اور ہمارے موضوع کے لحاظ سے اہم بات تو یہی ثابت ہوئی کہ خاص لفظ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کا حکم اس آیت میں موجود ہے

Marfat.com

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ پکارنے میں ادب و احترام ملحوظ رہے اور تعظیم و توقیر کا خیال رہے۔

تیسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ سامنے ہوں تو آواز بلند ہو۔

اور یہ بھی امر آیت کے مفہوم سے خارج نہیں کہ خود حضور کی بارگاہ میں رہ کر بھی یہ خطاب کیا جاسکتا ہے اور ان کی بارگاہ سے دور رہ کر بھی ان کے عہد گرامی میں بھی یہ ندا جائز تھی اور آج کے زمانہ میں بھی کیونکہ آیت میں نہ کسی عہد کی تخصیص ہے نہ کسی شخص کی نہ غیبت کا ذکر ہے نہ شہود کا۔ اس لئے آیت کے عموم میں سبھی صورتیں داخل ہیں اور سب جائز ہوں گی۔

ایک شبہہ کا ازالہ

ممکن ہے یہاں کسی کو یہ خیال ہو کہ صاحب روح المعانی نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ' سے جو روایت کی ہے اس میں تشریح ہے کہ لوگ حضور کے زمانہ میں آپکا نام لیکر پکارتے تھے تو انھیں اس طرز خطاب سے روکنے اور خطاب کا طریقہ سکھانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس لئے یہ حکم اسی زمانہ اور انھیں لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔

لیکن ہر خادم علم اور محب قرآن پر یہ امر روشن ہے کہ ایسا خیال کرنا صحیح نہیں کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ آیت کی شان نزول خاص ہوتی ہے اور حکم عام ہوتا ہے سب کے لئے ہوتا ہے اور ہر وقت کے لئے ہوتا ہے اور یہاں تو لفظ بھی عام ہے پھر اس آیت گرامی میں تو ائمہ تفسیر کی تشریحات نے ہمارے لئے تائید مزید پیدا کر دی ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آیت میں مذکور لفظ دُعا کے تین

Marfat.com

معانی لغت میں آتے ہیں حکم، دُعا، پکارنا، آیت مذکور میں لفظ دُعا سے اس کے تین معنی میں سے کوئی ایک معنی مراد لئے جاتے لیکن ائمہ تفسیر نے تینوں ہی معانی مراد لئے کہ اس آیت میں دُعا اپنے پہلے معنی میں بھی مراد لیا جا سکتا ہے اور دوسرے اور تیسرے معانی میں بھی اور سبھی صحیح اور درست اور ائمہ تفسیر سے مروی و منقول ہیں جیسا کہ تفسیر کبیر کی عبارت منقولہ سے ظاہر ہے۔

پس اگر ایک لفظ اپنے چند معانی میں عام ہو سکتا ہے تو ایک ہی معنی کی چند کیفیات اور متعدد حالتیں مراد لینا کیوں جائز نہ ہوگا؟ مثلاً آیت مذکورہ بالا کے تین معانی میں سے ایک معنی پکارنا ہے۔ اور حکم قرآن یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا دینا ہو تو ایسے مت پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو پس بحکم قرآن ان تمام طریقوں سے رسول اللہ کو پکارنا منع ہوا جو آپس میں خطاب کا طریقہ ہے جب کہ اس طریقہ میں حضور کی کسر شان ہو اور ان تمام طریقوں سے پکارنا جائز ہے جو آپس میں پکارنے کے طریقے نہیں ہیں بشرطیکہ اس میں حضور کی اہانت اور کسر شان کا کوئی پہلو نہ ہو تو آپس میں ہم ایک دوسرے کا نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح پکارنا منع اور لقب محمود کے ساتھ یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا جائز۔ جیسا کہ تمام تفاسیر کے حوالہ سے ہم نے ذکر کیا اور ہمارے آپسی پکار کا ایک طریقہ یہ بھی تو ہے کہ ہم قریب ہی سے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں دور سے نہیں تو اس طرح بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار سکتے ہیں جب کہ آپ ہم سے دور رہوں اور یہ بھی تو آپسی پکار کا ایک طریقہ ہے کہ ایک دوسرے کو پکارنا زندگی تک ہی محدود ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وصال بھی پکارا جا سکتا ہے کہ یہ سب پکارنا آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے علاوہ ہے جس کی اجازت قرآن عظیم نے دی ہے۔

Marfat.com

ندائے مطلق احادیث کریمہ کی روشنی میں

امام بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی

اذا جلس احدکم فی الصلوٰۃ	جب تم میں سے کوئی نماز میں قعدہ کرے
فلیقل التحیات للہ والصلوٰت	تو کہے تحیات اللہ کے لئے ہیں، نمازیں اللہ
والطیبات السلام علیک	اللہ کے لئے ہیں اور طیبات بھی سلام
ایھا النبی ورحمۃ اللہ	ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور
وبرکاتہ السلام	برکت ہو اور سلام ہو ہم پر اور اللہ
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین	کے نیک بندوں پر۔

(مشکوٰۃ ص۸۵)

واضح ہو کہ یہ حدیث گرامی بھی عہد صحابہ سے لے کر اختتام دنیا تک ہر قرن اور ہر زمانہ کے لئے مسلمانوں کو ایک عام حکم ہے کہ خاص نماز میں تمام دنیا کے کسی گوشہ سے بھی رات و دن میں پانچ مرتبہ اپنے پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں "اے نبی" اور ان پر سلام عرض کریں پس جب عین عبادت الٰہی اور نماز پنجگانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا سلام کرنا شرک نہیں ہوا تو نماز سے باہر تو بدرجہ اولیٰ شرک نہ ہوگا اور شرعاً محمود و مستحسن ہوگا۔

ایک شبہہ کا ازالہ

یہاں بھی بعض حضرات کو یہ وسوسہ لاحق ہوتا ہے کہ نماز کے قعدہ میں مسلمان

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اے نبی کہہ کر معود خطاب نہیں کرتا بلکہ اس مخاطبہ کی نقل اور حکایت کرتا ہے جو معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پروردگار میں ہوا تھا۔ اس لئے ہم ائمہ اعلام اور اساطین اسلام کی تشریحات سے اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ نماز کا یہ خطاب صرف حکایت اور نقل ہی نہیں ہے خاص نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ سمجھ کر خطاب کرتا ہے کہ وہ سن رہے ہیں اور جواب دیں گے چنانچہ درمختار جو فقہ حنفی کی ایک معتبر کتاب ہے اس میں تحریر ہے۔

یقصد بالفاظ التشہد معانیھا مرادۃ لہ علی وجہ الانشاء کانہ یحیی اللہ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ واولیائہ (درمختار جلد اوّل ص۳۵)

الفاظ تشہد سے اسکے معنی مراد لے یعنی وہ خود رب العالمین کو تحیۃ بھیج رہا ہے اور اپنے پیغمبر کو سلام کر رہا ہے اور مسلمان اور اولیاء کرام کو بھی۔

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وبعضے از عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آں حضرت در ذات مصلیان موجود وحاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت متنور وفائز گردد (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص۴۱۲)

کچھ عرفا کہتے ہیں کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد میں ساری ہے پس آنحضرت مصلیوں کی ذات میں موجود وحاضر ہیں تو مصلیوں کو چاہیئے کہ اس معنی سے غافل نہ رہیں اور قرب کے انوار اور معرفت کے بھید سے روشن اور کامیاب ہوں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ

اپنے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر

Marfat.com

دیکھو
بزل المجهود

وسلم و شخصه الکریم و قل سلام علیک ایها النبی و رحمته الله و برکاته و لیصدق املک فی انه یبلغه و یرد ما هو و فی منه

کرو اور کہو کہ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو اور یہ سچی امید رکھے کہ سلام حضور تک پہنچ رہا ہے اور وہ مناسب جواب دے رہے ہیں۔

(احیاء العلوم جلد اوّل ص۱۰۲)

عہدِ رسالت میں قریب سے ندائے یا رسول اللہ

اس امر کے ثبوت کے لئے یہ بتا دینا کافی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز خطاب ہی یہی تھا کبھی کچھ عرض کرنا ہو تو یا رسول اللہ، کچھ طلب کرنا ہو تو یا رسول اللہ کسی کا جواب دینا ہو تو یا رسول اللہ، سلام کرنا ہو تو یا رسول اللہ الغرض صحابہ کرام نے آیت شریف لا تجعلوا الایۃ کے حکم کو اپنا حرز جان بنالیا تھا اور عام طور سے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خطاب کرتے تھے

ہم نے اس نقطہ نظر سے بخاری شریف کا ایک سرسری جائزہ لیا تو صرف دو پاروں میں چوالن بار آپ کا نام نامی اسی ادب واحترام سے خطاب یا رسول اللہ کے ساتھ مذکور ہوا جس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف ایک کتاب بخاری میں لگ بھگ آٹھ سو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ "یا" کے ساتھ مخاطب کیا گیا اور ندا دی گئی اسی سے دیگر کتب احادیث اور صحابہ کرام کے ایک عام طرز عمل کا اندازہ ہو سکتا ہے بلکہ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ انسان ہی نہیں شجر و حجر، خشک و تر کا بھی انداز خطاب یہی تھا

عن برہ بنت ابی تجراۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین

برہ بنت ابی تجراہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پروردگار نے جب

Marfat.com

اذا اراد اللہ کرامتہ وابتداءہ بالنبوۃ کان اذا خرج لحاجتہ ابعد حتی لا یری بیتا و یفضی الشعاب و بطون الاودیہ فلا یمر بحجر ولا شجر الا قالت السلام علیک یا رسول اللہ وکان یلتفت من یمینہ وشمالہ وخلفہ فلا یری احدا (مستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ)

نبوۃ سے سرفراز فرمانا چاہا اور نبوت کی ابتدا ہوئی تو آپ ضروریات کے لئے آبادی سے دور چلے جاتے۔ اور گھاٹیوں اور وادیوں سے گزرتے تو کسی درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ آپ آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھتے تو کسی کو نہ پاتے۔

عہد رسالت میں دور سے صدائے یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حدیث شریف امام نسائی، امام ترمذی، ابن ماجہ نے تخریج کی اور امام بیہقی اور حاکم نے روایت کی اور اس کی تصحیح اس طرح دو اماموں نے اس حدیث کو صحیح کہا اور صحاح ستہ میں سے تین کتابوں میں یہ حدیث مذکور ہے۔

عن عثمان بن حنیف ان اعمی قال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یکشف لی عن بصری قال فانطلق فتوضاء ثم صل رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی ان یکشف عن بصری

عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھے نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ پاک سے دعا کیجیے کہ وہ میری آنکھ کھولدے آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا مانگو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی رحمت کے وسیلہ سے توجہ کرتا ہوں اے محمد میں آپ کو آپ کے

Marfat.com

اللھم شفعہ فی قال فرجع وقد کشف اللہ عن بصرہ
(شفائے قاضی عیاض جلد ۱ ص ۲۷۳)

رب کی بارگاہ میں وسیلہ سے لاتا ہوں کہ میری آنکھ کھل جائے یا اللہ انکی سفارش میرے بارے میں قبول فرمائے تو وہ اس حال میں لوٹا کہ آنکھ روشن ہو گئی

ابن ماجہ نے اپنی سنن کے باب صلوۃ الحاجۃ میں یہ حدیث ذکر کر کے یہ تحریر کیا قال ابو اسحاق ھذا حدیث صحیح۔ ابو اسحاق کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کی سندی امام ابو الحسن محمد ابن الہادی حنفی میں ہے۔

فیہ جواز النداء باسمہ فی مقام التشفع بہ لان المقام یودی بہ معنی التعظیم ما یودی ذکرہ بالقلب وفیہ احضارہ فی اثناء الدعاء والخطاب معہ فیہ جائز کاحضارہ فی اثناء الصلوۃ والخطاب فیہ
(ابن ماجہ جلد اول ص ۹۹)

حدیث مذکور میں حضور اکرم کے نام سے ندا جائز ہے جبکہ حضور سے سفارش کا مقام ہو کیونکہ اس طرح مقام حضور کو تعظیم کے اس مرتبہ پر پہنچا دیگا جس پر قلب سے ذکر کرنے پر پہنچا دیگا۔ اسی طرح دعا اور حضور سے خطاب کے درمیان حضور کو حاضر کرنے کا جواز معلوم ہوا جس طرح نماز کے درمیان سے خطاب میں حاضر کرنا جائز ہے

اس حدیث عظیم وجلیل صحیح وصریح کا سیاق و سباق اور اس کے متعدد الفاظ مثلاً انطلق، جاء اور ثم رجع پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں کہ یہ دعا دور سے پڑھ کر اپنی حاجت روائی کی درخواست کی گئی۔ نماز پڑھ کر حضور کے پاس آکر "یا محمد انی اتوجہ بک" نہیں کہا گیا۔ اور عہد صحابہ سے اب تک علماء اس حدیث کا مطلب یہی سمجھتے رہے جیسا کہ صحابی رسول حضرت عثمان بن حنیف سے اس کے بعد تشریح نقل کی جا رہی ہے کہ نہ صرف عالم غیب میں بلکہ حضور کے وصال کے بعد بھی انھوں نے ایک شخص کو "یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک" پڑھنے کی تلقین کی۔

Marfat.com

بعد وصال قبر انور کے پاس خطاب

ابو حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر قال من السنۃ ان تاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلۃ یجعل ظہرک الی القبلۃ واستقبل القبر بوجھک ثم تقول السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(مسند امام اعظم ص ۱۰۳)

حضرت ابو حنیفہ نافع اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے آئے۔ پیٹھ قبلہ کی طرف کرلے اور رخ قبر انور کی طرف پھر کہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت

ثم یقول فی موقفہ السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ من جمیع خلقہ ثم یسأل النبی الشفاعۃ فیقول یارسول اللہ اسئلک الشفاعۃ

(فتح القدیر جلد اول ص ۶۰۰)

مواجہ اقدس میں کھڑے ہو کر کہے السلام علیک یارسول اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ، سلام ہو آپ پر اے سب مخلوق سے اچھے اور منتخب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرے کہ یارسول اللہ میں آپکی شفاعت کا خواستگار ہوں۔

ثم یقول السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھد انک رسول اللہ قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ

(قاضی خاں جلد اول ص ۱۴۸)

پھر کہے سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اس کی رحمت وبرکت میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے رسالت پہنچائی امانت ادا کی اور امت کی خیر خواہی کی۔

Marfat.com

ويقف كما يقف في الصلوٰة ويمثل صورته الكريمة البهية كانه نائم في لحده عالم به ويسمع كلامه ثم يقول السلام عليك يا نبي الله ورحمة الله وبركاته واشهد انك رسول الله قد بلغت الرسالة واديت الامانة ونصحت الامة

(عالمگیری جلد اول ص۲۶۱)

اور اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے اور آپ کی صورت پاک کا تصور رکھا جائے گویا کہ حضور قبر میں لیٹے ہوئے اس کا کلام سن رہے ہیں پھر کہے سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے رسالت کا حق ادا کیا اور امانت پہنچائی اور امت کی خیر خواہی کی۔

ثم ينهض متوجها الى قبره الشريف مستدبر القبلة محاذيا لراس النبي صلى الله عليه وسلم وجه الاكرم ملاحظا نظره السعيد اليك وسماعه كلامك ورده عليك سلامك وتامينه على دعائك ويقول السلام عليك يا سيدي يا رسول الله السلام عليك يا نبي الله السلام عليك يا حبيب الله الخ (مراقی الفلاح ص۴۰۸)

پھر قبلہ کی طرف پشت اور قبر انور کی طرف رخ کرکے حضور کے سر مبارک کے مقابل کھڑا ہو کہ ان کی نگاہ تجھ پر پڑ رہی ہے وہ تیرا کلام سن رہے ہیں اور سلام کا جواب دے رہے ہیں اور تیری دعا پر آمین کہہ رہے ہیں اور زائر تو یوں کہہ کہ سلام ہو آپ پر اے میرے سردار یا رسول اللہ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اس کے حبیب۔

وان ياتي قبر الكريم فيسلم ويدعوا ويسال الله ان يوصله الى اهله سالما ويقول غير مودع يا رسول الله ويجتهد في خروج الدمع فانه

حضور کی قبر انور پر آکر سلام کرے دعا کرے اور اللہ سے یہ التجا کرے کہ اپنے گھر والوں میں صحیح سالم واپس ہو اور کہے یا رسول اللہ اور اس بات کی کوشش کرے کہ کچھ آنسو نکل پڑے

Marfat.com

امارات القبول کہ یہ دعائے قبولیت کی علامت ہے۔

(شامی جلد ۲ صفحہ ۲۶۴)

یقین داند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از حضور وے و قیام او و زیارت حاضر و آگاہ است و بصوت معتدل بصفت حیا و وقار سلام گوید السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا نبی اللہ تا آخر عبارت کہ در مسائل زیارت نوشتہ است

اور اس بات کا یقین رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زائر کی زیارت اور زیارت کیلئے اس کے کھڑے ہونے سے آگاہ ہیں اور نرم آواز میں حیا اور وقار کے ساتھ سلام کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ سلام کے آخری صیغہ تک جو زیارت کی کتابوں میں تحریر ہے

(جذب القلوب صفحہ ۱۶۸)

و یقول السلام علیک یا رسول اللہ

اور السلام علیک یا رسول اللہ کہے

(احیاء العلوم للغزالی جلد اول صفحہ ۱۶۸)

آثار صحابہ، نصوص فقہیہ اور اعیان اسلام کی یہ نو عبارتیں نمونتہً ذکر کی گئی ہیں جن میں بالاتفاق یہی حکم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر غایت خشوع و حضور اطمینان و سکینہ کے ساتھ "یا رسول اللہ" "یا نبی اللہ" "یا خیر خلق اللہ" کہہ کر ندا کرے سلام عرض کرے۔ پھر کوئی کہتا ہے یہ سمجھو گویا سرکار لیٹے ہوئے تمہارا اسلام سن رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے بس تو انہیں کی طرف متوجہ رہ اور ان کی نگاہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ۔
کوئی کہتا ہے تو یہ دیکھ کہ تیرا اسلام سن رہے ہیں، جواب دے رہے ہیں، تیری دعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے تو یقین کر کہ وہ تیری زیارت، تیرے حضور، تیرے قیام سے آگاہ ہیں عبارتیں مختلف ہیں منشا سب کا ایک ہے کہ حضور سید الرسل، رسول رب العالمین کے قبر انور پر حاضر ہو کر "یا نبی سلام علیک" کہنے والے سے باخبر ہیں اور حاضری بارگاہ عزت پناہ کا یہ طریقہ نداء و خطاب ہی طریقۂ مسلوکہ فی الدین ہے۔

Marfat.com

بعد وصال دور سے خطاب

اس حدیث کو طبرانی اور ابو نعیم، ابن مندہ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد موت میں ذکر کیا ہے اور شرح شفائے ملا علی قاری جلد اوّل ص۶۴۹ کے الفاظ یہ ہیں۔

وذکر عن نعمان بن بشیر ان زید ابن خارجة خرمیتا فی ازقة المدینة فرفع وسجی اذ سمعوہ بین العشائین والنساء یصرخن حوله یقول انصتوا انصتوا فحسر عن وجهه فقال محمد الرسول الله النبی الامی وخاتم النبیین وکان ذالک فی کتاب اول ثم قال صدق صدق وذکر ابا بکر وعمر ثم قال السلام علیک یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته ثم عاد میتا

(شفاء جلد اول ص۷۲)

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن خارجہ یک بیک مدینہ شریف کی کسی گلی میں گرے اور روح پرواز کر گئی اٹھا کر گھر لائے گئے اور کپڑے سے ڈھک دیئے گئے مغرب اور عشاء کے درمیان اس حالت میں کہ عورتیں ان کے ارد گرد رو رہی تھیں یہ سنا گیا کہ وہ کہہ رہے ہیں چپ رہو، چپ رہو پھر چادر الٹ دی اور بولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، امی خاتم النبیین ہیں یہ پہلی کتاب میں مذکور ہے پھر بولے سچ کہا سچ کہا پھر ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا پھر کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر مردہ ہو گئے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح شفا میں اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے۔

اعلم ان صاحب الاستیعاب ذکر فی

صاحب استیعاب نے زید بن خارجہ کے بارے

Marfat.com

زید بن خارجۃ انہ ھو الذی تکلم بعد الموت لایختلفون فی ذالک قال الذھبی ھو الصحیح

(شرح شفائے اول ص ۶۵)

میں فرمایا کہ موت کے بعد کلام کرنے والے یہی ہیں اس میں اختلاف نہیں اور امام ذہبی نے فرمایا یہ صحیح ہے۔

ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفانؓ فی حاجۃ لہ وکان عثمان لایلتفت الیہ ولا ینظر فی حاجۃ فلقی عثمان بن حنیفؓ فشکی ذالک الیہ فقال لہ عثمان بن حنیفؓ ایت المیضاۃ فتوضا ثم ایت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قال اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی حاجتی و تذکر حاجتک

معجم للطبرانی

بحوالہ انوار الانتباہ ص ۳۳

ایک شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی ضرورت سے بار بار حاضر ہوتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسکی طرف متوجہ نہ ہوئے اس شخص نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مل کر یہ ماجرا بیان کیا تو آپ نے اس سے کہا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری جناب میں اپنے نبی محمد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے رجوع ہوتا ہوں۔ یا محمد میں آپ کے ذریعہ اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں پس میری یہ حاجت پوری کی جائے اور اپنی ضرورت کا ذکر کر دینا

اس کے بعد حدیث میں پوری تفصیل ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس عمل کے بعد اس شخص کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے۔ اس کی ضرورت پوری کی اس آدمی نے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دوبارہ ملاقات کی اور شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میری سفارش حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دی جس کے نتیجہ میں وہ پوری توجہ سے ملے اور حاجت

Marfat.com

برآری فرمائی، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سفارش تو نہیں کی مگر میں نے دیکھا کہ حضور ایک نابینا کو یہ دُعا بتا رہے تھے تو میں نے تم کو یہ دُعا بتا دی اور مولا تعالیٰ نے اس کی برکت سے تمہارا یہ کام پورا کر دیا۔ امام طبرانی اور امام منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بعد وصال دور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کا جواز اسی حدیث سے فراہم کیا جبھی تو ایک ضرورت مند کو اسی حدیث کے حوالے سے یہ دعا تلقین فرمائی۔

حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کو قنسرین کی تسخیر کے لئے روانہ کیا۔ راستہ میں دشمنوں کے پانچہزار لشکر سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ابھی مسلمان اس پر غلبہ بھی نہ پا سکے تھے کہ تازہ دم پانچہزار دشمنوں کا دستہ کمک بن کر پہنچ گیا اور مسلمان بڑی مصیبت میں پھنس گئے اس وقت نہایت بیقراری میں حضرت کعب ابن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے پکارا

یا محمداہ یا محمداہ یا نصر اللہ انزل	یا رسول اللہ، یا رسول اللہ اے اللہ کی مدد
یا معشر المسلمین اثبتوا انما ھی	اتر آ اے مسلمانوں کے گروہ ثابت قدم رہو
الساعۃ وانتم الاعلون	یہ سختی کوئی دم بھر کی ہے پھر تمھیں غالب
(فتوح الشام ٢٩٩)	ہو گے۔

خیال فرمائیے کہاں شام اور کہاں مدینہ منورہ کی قبر پُرانوار مگر ایک صحابی رسول ہے کہ موت کے قدموں کی دھمک محسوس کر کے، مصیبتوں کی آندھیوں کے بیچ اپنے آقا، اپنے حبیب اپنے فریادرس اور اپنے رحمۃ اللعالمین کو پکار رہا ہے سچ کہا ہے امام بوصیری نے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ سواک	اے ساری مخلوق سے افضل میں کس کی پناہ لوں
عند حلول الحادث الغمم، قال اھل	سوائے آپ کے مصائب کی گھنگھور گھٹاؤں میں کون

Marfat.com

میت من مزینه لصاحبهم وهو بلال	ہے قبیلۂ مزنیہ کے ایک گھرانے والوں نے
بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ،	اپنے سربراہ سے کہا قحط کی شدت سے ہم لوگ
قد هلکنا فاذبح لنا شاة قال لیس	تباہ ہو گئے آپ ہمارے لئے ایک بکری ذبح
فیهن شی فلم یزالوا به حتی ذبح فسلخ	کیجئے سربراہ جو بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ تھے کہنے لگے
عن عظم احمر فنادی یا محمداه	بکریوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے ان لوگوں نے ضد کی تو
فاری فی المنام ان رسول اللہ صلی اللہ علیه	آپ نے ایک بکری ذبح کی کھال آتاری تو سرخ رنگ
اتاه فقال ابشر بالحیات	کی ہڈی نظر آئی یہ منظر دیکھ کر آپ چیخ اٹھے یا محمداہ خواب میں
(الکامل لابن اثیر جلد ۲ صہ ۲۴۷)	حضور تشریف لائے فرمایا خوشخبری ہو فراخ سالی آرہی ہے

اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا امام ابن سنی اور امام بشکوان نے بھی روایت کیا۔

روی ان عبد اللہ بن عمر خدرت	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سوج
رجلاه فقیل له اذکر احب الرجل	گیا کسی نے ان سے کہا آپ کو جو سب سے پیارا ہو
الیک فصاح یا محمداه فانتشرت	اس کو یاد کرو آپ نے چیخ کر صدا لگائی یا محمداہ
(شفاء جلد ۲ صہ ۲)	تو پاؤں کھل گیا۔

سبحان اللہ مشورہ تو یاد کرنے کا دیا گیا لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چیخ پڑے نعرۂ یا محمد لگایا کیوں نہ ہو۔

یا محمد پکارا جو منجدھار میں خود ہی موجوں نے ساحل پہ پہنچا دیا
جو سمجھتا نہیں ان کو مختار کل وہ اگر ڈوب جائے تو میں کیا کروں

مذکورہ بالا عنوان بعد وصال دور سے خطاب کے تحت ذکر کیئے گئے آثار میں پہلا اور دوسرا واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک کا ہے اور تیسرا اور چوتھا بلکہ پانچواں بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس کا ہے پھر پہلا واقعہ

Marfat.com

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے مکان کا ہے دوسرا بھی ظاہر ہی ہے کہ قبر انور سے دور اور مواجہ اقدس سے الگ تھلگ ہی کا ہے اور تیسرا واقعہ تو حجاز مقدس سے منزلوں دور حدود شام کا ہے چوتھا واقعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کا ہے الغرض یہ سب واقعات بعد وصال اور مزار پر انوار سے دور بلکہ دور دراز سے خطاب وندا کے ہیں جو نمونتہً ذکر کیئے گئے تحقیق و تلاش کے بعد اور بہت سی شہادتیں فراہم ہو سکتی ہیں۔

پس کیا اب بھی کسی کو ندائے یا رسول اللہ میں شبہہ ہو سکتا ہے؟ کیا اس کے بعد بھی کوئی اس کو شرک کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ ہاں یہ اور بات ہے کہ کوئی عبداللہ بن عمر بلال بن حارث، کعب ابن ضمرہ وغیرہ صحابہ کرام کو مشرک کہنے کا حوصلہ رکھے۔

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی تسلسل

یہاں تک ہم نے جو عرض کیا ہے اس کے پہلے ٹکڑے میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسئلہ ندائے یارسول اللہ عقل و شعور کے خلاف نہیں۔ مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سارے انسانوں کا عمل یہ فیصلہ دیتا ہے کہ خطاب وندا کا دارومدار حاضر و غائب پر نہیں مطلع ہونے اور آگاہی پا جانے پر ہے اور چونکہ احادیث و آثار کی شہادتیں یہ بتاتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم احوال امت پر مطلع ہیں اس لئے انھیں پورے خطۂ ارضی میں کہیں سے بھی پکارنے میں عقلاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

دوسرے ٹکڑے میں ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ مجوزین کے پاس صرف عقلی دلائل اور قیاسی مفروضے ہی نہیں ہیں جس کی بنیاد پر وہ صدائے یارسول اللہ بلند کرتے ہیں بلکہ خاص نقلی شواہد کی روشنی میں بھی یہ مسئلہ قرآن و حدیث آثار و عمل صحابہ کی گرانقدر شہادتوں

Marfat.com

سے پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے۔ ایک آدمی عقل سے بالکل آنکھیں بند بھی کرے تو نقلی دلائل کی روشنی میں خاص لفظ یارسول اللہ کے ساتھ ندا کا ثبوت اپنی تمام تفصیلات حاضر و غائب اور دور نزدیک کے ساتھ ثابت اور واضح پس یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ یہ کہا جائے کہ غیر خدا کے لئے لفظ یا کا استعمال ہی شرک ہے۔

اب مذکورہ بالا عنوان کے تحت ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دلائل عقل و نقل سے قطع نظر اس مسئلہ کی ایک تاریخی اہمیت بھی ہے چودہ سو سال کی اس طویل مدت میں امت مسلمہ کے معاشرے میں ندائے یارسول اللہ کی جڑیں اتنی دور تک پھیلی ہوئی ہیں کہ اسلام و مسلمانوں کو اس سے الگ کرنے کی ہر کوشش سے پہلے اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں تبدیلی کرنی ہوگی۔ اور رہنمایان اسلام کی فہرست کو از سر نو ترتیب دینا ہوگا۔ کیونکہ علماء و صلحاء ائمہ و مجتہدین، صحابہ و تابعین، مفتی و قاضی، خواص و عوام، شعراء و خطباء الغرض طبقات اسلامی میں سے کون سا طبقہ ہے جو اس ندائے دلنواز سے خالی ہے۔

پھر یہی نہیں کہ صرف شاعرانہ ذوق اور عشق و محبت کے غلبۂ شوق میں لوگوں نے یہ نعرے لگائے ہوں اور درد و فراق میں ڈوب کر یہ عاشقانہ خطاب کیا ہو۔ صاف صاف استغاثہ و امداد بھی ہے اور ندائے فریاد بھی حد تو یہ ہے کہ اوراد و وظائف میں بھی یہ خطاب و ندا موجود ہے۔ تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

عہد صحابہ میں ندائے یارسول اللہ ﷺ

صح ان ابن عمر کان اذا قدم من سفر اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیک

یہ بات درجۂ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سفر سے آتے حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہو کر کہتے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ

Marfat.com

یارسول اللہ السلام علیک یا
ابابکر السلام علیک یا ابتاہ
(خلاصۃ الوفاء صـ۴۲ شفا جلد ۲ صـ۲۶)

سلام ہو آپ پر یا ابا بکر سلام ہو آپ
پر اے میرے باپ۔

وصال کے بعد ایک اعرابی نے مزار پر انوار پر کھڑے ہو کر عرض کیا

یا خیر من دفنت فی القاع اعظمہ
فطاب من طیبہن القاع والاکم نفسی
الفداء لقبر انت ساکنہ فیہ
العفاف وفیہ الجود والکرم
(خلاصۃ الوفاء صـ۸۵ شفاء السقام صـ۴۶)

اے ان سب کے افضل جنہیں زمین میں دفن
کیا گیا اور جنکی خوشبو سے برابر زمین اور ٹیلے سب
خوشبودار ہو گئے میری جان اس قبر پر جس میں آپ
ساکن ہیں اسمیں پاکدامنی ہے اس میں بخشش ہے
اسی میں کرم ہے۔

آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ آپ کے درد و فراق میں کہتی ہیں

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا
وکنت بنا برا ولم تک جافیا
فلو ان رب الناس ابقی محمدا
سعدنا ولکن امرہ کان ماضیا
(بحوالہ انوار ساطعہ صـ۲۴۱)

یارسول اللہ آپ ہی ہماری امیدوں کی آماجگاہ
تھے اور آپ ہم پر مہربان تھے اور ہمارے ساتھ سختی
کرنے والے نہ تھے اگر اللہ تبارک وتعالے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی رکھتا ہم خوش ہوتے مگر
حکم الہی تو ہو چکا تھا۔

دربار رسالت کے سرکاری شاعر حضرت حسان بن ثابت آپکے فراق میں کہتے ہیں

ما بال عینک لا تنام کانما
کحلت ماقیہا بکحل الارمد

تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے جو سو ہی نہیں پا رہی ہیں
اس کے گوشوں میں بے خوابی کا سرمہ لگا دیا گیا ہے یہ گھبرائی

Marfat.com

جزعا علی المهدی اصبح ثاویا
یا خیر من وطی الحصی لا تبعد
یوما یقیك التراب لحفی لیتنی
غیبت قبلك فی بقیع الغرقد
(سیرت ابن ہشام جلد ۴ صفحہ ۶۶)

ہوئی ہے اس ہادی پر جسے قبر میں دفن کر دیا گیا ہے
اے ان سب میں بہترین جو نامانوس راستوں پر چلے
جس دن مٹی نے آپ کو اپنے دامن میں محفوظ کیا۔
اے کاش آپ سے پہلے ہی میں مٹی میں دفن کر دیا
گیا ہوتا۔

عہد تابعین میں ندائے یا رسول اللہ

عن علقمة قال اذا دخلت المسجد اقول السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته (شفا جلد ۲ ص۵)

حضرت عبداللہ ابن مسعود کے شاگرد رشید حضرت علقمہ کہتے ہیں میں جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو

عن محمد بن سیرین کان الناس یقولون اذا دخلوا المسجد صلی الله و ملئکته علی محمد السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته (شفا جلد ۲ ص۸)

جلیل القدر تابعی حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ لوگ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کہتے اللہ اور اس کے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

یہ واقعہ تاریخ کی متعدد کتابوں میں ہے یہاں ہم کامل ابن اثیر کے حوالہ سے تحریر کر رہے ہیں۔

فاختاروا بهم علی الحسین واصحابه صرعی فصاح النساء ولطمن خدودهن وصاحت زینب اختیه یا محمداه صلی

جب کربلا کے قیدیوں کو لے کے چلے تو حضرت امام عالی مقام اور انکے شہید ساتھیوں کے بے گور و کفن لاشوں پر انکا گذر ہوا تو عورتوں کی چیخ نکل گئی اور اضطراب

Marfat.com

عليك ملئكة السماء بهذا الحسين بالعراء
مزمل بالدماء مقطع الاعضاء
وبناتك سبايا وذريتك
مقتلة تسفى عليها الصباء

(کامل ابن اثیر جلد ۴ صـ۳۲)

میں منہ پیٹ لیا اس وقت زینب بنت علی نے اپنے نانا کو صدا دی یا محمداہ آپ پر آسمان کے فرشتے درود پڑھیں یہ حسین ویرانے میں پڑے ہیں خون میں لتھڑے ہیں اعضاء پارہ پارہ اور آپ کی لڑکیاں قید ہیں آپ کی ذریت مقتول پڑی ہیں جن پر خاک دھول اڑا رہی ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں

یا سید السادات جئتك قاصدا
ارجوا رضاك واحتمى بحماك
والله یا خیر الخلق ان لی قلبا
مشوقا لا یروم سواك

(بحوالہ فیصلہ حق و باطل صـ۲)

اے سید السادات میں آپ کا قصد و ارادہ کرکے آیا ہوں میں آپ کی رضا تلاش کرتا ہوں اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کی قسم اے سب سے اچھے میرا پر شوق دل آپ کے سوا کسی اور کا قصد ہی نہیں کرتا۔

عہد تبع تابعین میں ندائے یارسول اللہ ﷺ

امام جوزی نے کتاب العیون اور امام سیوطی نے شرح الصدور میں نقل فرمایا ہے

ان ثلثة اخوة من الشام كانوا يغزون
وكانوا فرسانا شجعانا فاسرهم الروم
مرة فقال لهم الملك انى اجعل فيكم
الملك وازوجكم بناتى وتدخلون فى
دين النصرانية فابوا وقالوا يا محمداه فامر

شام کے تین بھائی غزوہ کرنے تھے اور بہادر شہسوار تھے رومیوں نے انہیں قید کر لیا۔ بادشاہ نے انہیں لالچ دلائی میں تمہیں جاگیر بھی دوں گا اور اپنی لڑکیوں سے شادی بھی کر دوں گا شرط یہ ہے کہ عیسائیت قبول کر لو ان لوگوں نے

Marfat.com

الملک بثلاثة قدور فصب فیها
الزیت ثم اوقد تحتها ثلاثة ایام
یعرضون فی کل یوم علی تلک القدور
یدعون الی دین النصرانیة فیابون
فالقی الاکبر فی القدر ثم الثانی
(شرح الصدور ص۹۸)

صاف انکار کر دیا اور یا محمداہ کا نعرہ مارا تو بادشاہ نے مایوس ہو کر تین برتنوں میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا اور ہر دن ان بھائیوں کو یہ منظر دکھایا جاتا تیسرے روز بڑے بھائی پھر منجھلے بھائی کو تیل کے کھولتے ہوئے برتن میں ڈال دیا گیا۔

واقعہ کا بقیہ حصہ اس طرح ہے کہ تیسرے کی سفارش ایک درباری نے کی کہ میں اس کو راہِ راست پر لاؤں گا۔ اس نے یہ کام اپنی ایک حسین وجمیل نا کتخدا لڑکی کے سپرد کیا مگر وہ اس نوجوان کی عبادت و ریاضت اور اس لڑکی کی طرف عدم توجہ سے متاثر ہوئی اور مسلمان ہو کر اس کے ساتھ فرار کا منصوبہ بنایا اور دونوں اس میں کامیاب ہو گئے دو دن چھ مہینے کے بعد ایک روز عالم بیداری میں وہ دونوں شہید بھائی فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور اس لڑکی کا نکاح اس چھوٹے بھائی سے کر دیا

مجدد مائتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکرہ فی الروایت نفسها اور طرطوس ایک سرحدی شہر ہے جسے خلیفہ ہارون الرشید نے آباد کیا کما ذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا ہے تو یہ تینوں شہدائے کرام لا اقل تبع تابعین سے تھے واللہ الہادی (انوار الانتباہ ص۳۷)

اس تاریخی واقعہ سے کئی امر ثابت ہوئے۔

(۱) تبع تابعین میں سے تین شہیدوں نے مصیبت کے وقت یا محمداہ کا نعرہ مارا۔ (۲) کم از کم امام جوزی اور امام جلال الدین سیوطی نے اس واقعہ کو ثابت اور برقرار رکھ کر مصیبت کے وقت یارسول اللہ کے نعرے کے جواز کی تائید کی۔

Marfat.com

مولانا روم کے استاذ و پیر مولانا شمس تبریز فرماتے ہیں

عہد مابعد میں ندائے یارسول اللہ

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

یارسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص حبیب ہیں آپ خدائے پاک اور بے مثل کے برگزیدہ ہیں

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

خرابم در غم ہجر جمالت یارسول اللہ
جمال خود نما رحمے بجان زار و شیدا کن
بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما
بہ لطف خود سر و ساماں جمع بے سر و پا کن
(اخبار الاخیار صـ ۳۲۳)

یارسول اللہ آپ کے جمال کی جدائی کے غم میں برباد ہو گیا اپنا جمال دکھایئے اور اس جان زار پر رحم کیجیے یارسول جس صورت سے بھی ہو کرم فرمایئے اپنی مہربانی سے اس گروہ بے سامان کے اسباب فراہم فرمایئے

عارف باللہ عالم حق آگاہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرماتے ہیں

ز مہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی
ز محروماں چرا فارغ نشینی
تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
(یوسف زلیخا)

جدائی سے دنیا کی جان نکل گئی اے اللہ کے نبی رحم فرمایئے اے اللہ کے نبی رحم فرمایئے آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں محروموں سے آپ کیوں فارغ ہو کر بیٹھ گئے آپ رحمت الٰہی کا دل میں یہی بہتر ہے کہ کبھی کبھی خشک لب والوں کے حال پر ایک نگاہ کرم ڈالیے

Marfat.com

الیونان فارسی کے رکن عظیم، دریائے معرفت کے شناور اور علم ظاہری کے بحر زخار حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے
ز قدر رفیعت بدر گاہ حے
کہ باشند مشتے گدایان خیل
بمہان دارالسلام از طفیل
چہ وصف کند سعدی ناتمام
علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام
(بوستان)

خداوند قدوس کی بارگاہ رفیع میں آپکی جو قدر و منزلت ہے اس میں سے اے میرے سردار کیا کمی ہوگی (کچھ نہ ہوگی) اگر تھوڑے سے آپ کی جماعت کے بھکاری آپ کے طفیل میں آپ کے مہمان خانہ جنت میں داخل ہوجائیں آپکی تعریف سعدی جو ناقص ہے کیا کرسکتا ہے بس آپ پر بے شمار درود ہوں اے نبی اور سلام ہو۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں

ینادی ضارع بخضوع قلب
و ذل و ابتھال والتجاء
رسول اللہ یا خیر البرایا
نوالک ابتغی یوم القضاء

ایک مصیبت زدہ فریادی آپ کو دلی فروتنی کے ساتھ پکار رہا ہے اور گڑگڑا کر التجا کر رہا ہے اے اللہ کے رسول اے سب مخلوق میں افضل میں آپ کا انعام اور نوازش قیامت کے دن چاہتا ہوں

بہرکیف! مندرجہ بالا حوالجات اور حقائق و معلومات کے اجالے میں بخوبی واضح ہوگیا کہ مسئلہ ندائے یا رسول اللہ کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے اور عہد صحابہ سے لے کر اس وقت ہر زمانے اور ہر قرن میں ندائے یا رسول اللہ کی گونج سنائی دیتی ہے یہاں ہم نے ہر عہد کے صرف چند حوالے ہی بطور نمونہ پیش کیا ہے ان کے علاوہ بہت سے واقعات و حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں مگر اختصار کے پیش نظر قلم زد کئے جا رہے ہیں۔

اب یہ اور بات ہے کہ آج کا نام نہاد مسلمان اور خود ساختہ توحید کا متوالا

Marfat.com

اسلام کی اس چودہ سو سالہ تاریخ کو ملیامیٹ کرنے کے لیے کمربستہ ہو اور عامۃ المسلمین کو جادۂ حق سے ہٹانے کے لئے نئے نئے فتنے جگائے اور علماء، وصلحاء ائمہ ومجتہدین، صحابہ وتابعین، مفتی وقاضی، خواص وعوام، شعراء وخطباء اور مختلف طبقات اسلامی کو مشرک وکافر کہنے کی جرأت کرے۔

Marfat.com

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآنِ پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیرِ نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیاء ٹیپ لائبریری
میمن مسجد۔ مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۲۵۔ کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو۔ (آن ڈیکوریشن)۔ میٹھادر۔ کراچی

Marfat.com